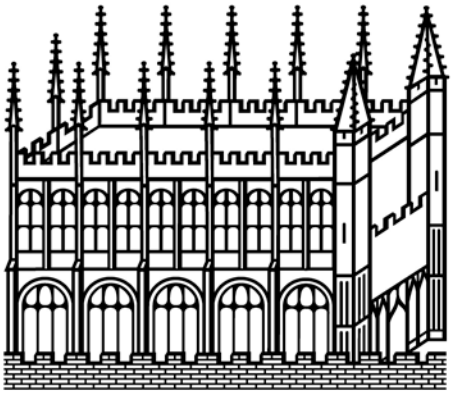


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

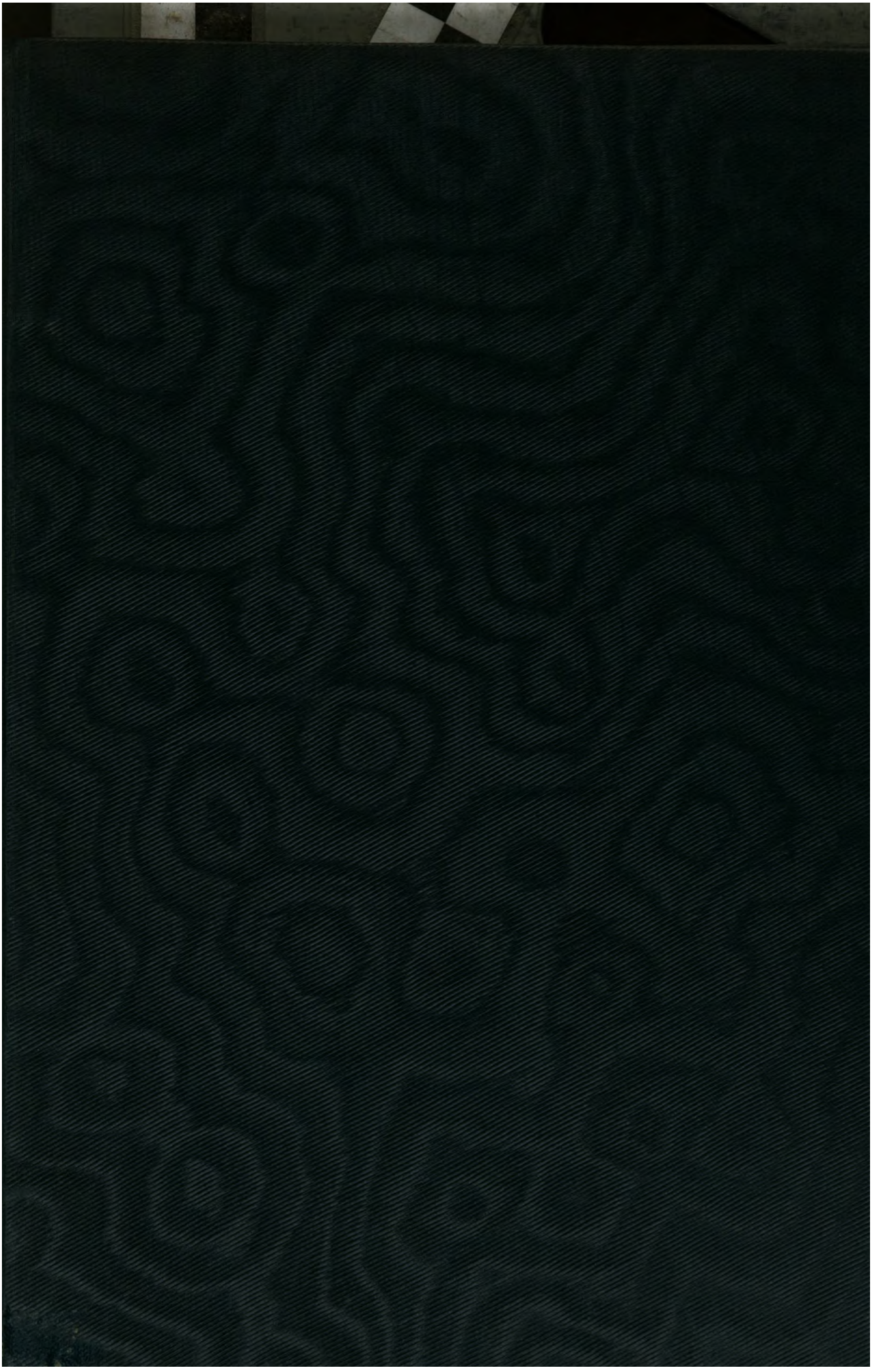
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

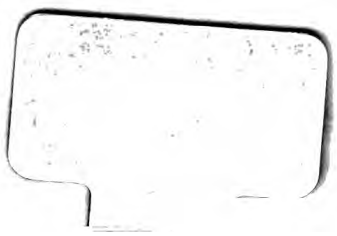
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16. C. 33.

16 C 33

نہ ہم ہین اور نہ یہ اپنا مکان ہے — مکان اوسکے ہین سب جا ہی مکین ہے
مکان اپنا مکانِ لامکان ہے — فقط حیرت ہی اور کچھ بھی نہین ہے
معطر ہے مشام جان سنبل — وہ اوسکی زلف مشکین عنبرین ہے
خدا جانے کہان وہ نازنین ہے — نشان اوسکا ہمین ملتا نہین ہے
نماز عاشقان کہتے ہین اوسکو — کہ اوسکے پاؤن پر میری جبین ہے
مقابل اوسکے کب ہو حسن یوسف — ہزارون مرتبہ بہتر ازین ہے

بقا کسکو ہے ضامن سب ہین فانی
سوا اوسکے رہا کوئی نہین ہے

خاتمۃ الطبع

شکر خدا کا کہ اندنون افضال ایزدی سے دیوان اردو زبان فصاحت عنوان شوق انگیز اہل باطن مسمی بہ **دیوان ضامن** تصنیف سباح دریای طریقت سیاح صحرای حقیقت واقف رموز خدادانی حضرت شاہ سید **ضامن علی** صاحب صابری چشتی کا کہ جسکا ہر ایک شعر رنگ مضامین عرفان سے بھرا ہی حقیقت کی صورت کو آئینہ مجاز مین دکھایا ہے بار چہارم بمقام لکھنؤ مطبع نامی ومشہور **منشی نولکشور** مین باہتمام اگست سنہ ۱۸۷۰ عیسوی مطابق ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲۸۷ ہجری حسن اہتمام سے چھپا

INDIAN INSTITUTE

بوے گل کیطرح روانہ ہوا ✣ نحن اقرب صنم سنا کے مجھے
سخت جان تھا اجل نے سونپ دیا اوس ستمگار کو بنا کے مجھے
شورش عشق نے کیا بدنام سارے عالم مین غل مچا کے مجھے
آشناؤن نے اس زمانہ کے گھر مین چھوڑا نہ آشنا کے مجھے
نور احمد ہے تیرے رخ مین عیان آؤ کھا واسطے خدا کے مجھے

ضامن اوس نے دیا بہت دھوکا
عیش دنیا کے بس دکھا کے مجھے

اوس سے ملنا چاہیے جس سے کہ اپنا دل ملے جس سے راحت دل کو ہو اوس سے دل مائل ملے
قتل کر تیغ جفا سے جسکو جی چاہے ترا اور کوئی دوسرا مجھ سا اگر بسمل ملے
جسکے ملنے سے ضرر ہو فائدہ کچھ بھی نہو ایسے موزی سے کوئی احمق ملے جاہل ملے
دل کہے مت مل کسی سے اور ہم ملنے لگے گر ملے تو کیا ملے بیکار بے حاصل ملے
کھینچکر شمشیر وہ آئے ہمارے قتل کو ہم بھی سر کو لی ہتیلی پر سر محفل ملے
چھوٹ جائی اضطراب قص نا موزون سے مرغ بسمل کے گلے سی تیغ گر قاتل ملے

کہہ نہین سکتا ہون مین اسرار دل کو بر ملا
واقف اسرار ضامن گر کوئی کامل ملے

کون آتا ہے یہ کسکی نازنین رفتار ہے اور صدائے قم باذنی یار کی گفتار ہے

ضامن آپ ہی مظہر آپ ہی مبصر آپ ہی خدا
بیرنگی جب رنگ مین آیا کیا کیا رنگ دکھا رے

حسن حسینؑ اور فاطمہؑ حیدر ایک ہی کی شکل دکھا
احمد نے لیکر میم کا پردہ احمد نام دکھایا رے

وہی تو بولا رب ارنی ان ترانی آپ کہا
ڈال خلیل کو نار کی اندر کیا کیا شور مچایا رے

سولی پر منصور چڑھایا سر کٹوایا سرمد کا
عشق نے دیکھو اللہ لوگو کیسا ناچ نچایا رے

آدم سے تب آدمی نکلے آدم کہان سے آیا ہے
سبھی ملایک سجدے لائے جن جب نی نیہ گایا رے

ای شوخ ہمین جلوۂ دیدار دکھا دے
وہ حسن گلوسوز مزہ دار دکھا دے

گر حسن تو اپنا سر بازار دکھا دے
عالم کو وہین طور کا طومار دکھا دے

ای یار ہمین ابروی خمدار دکھا دے
تو اپنے شہیدون کو یہ تلوار دکھا دے

بیمار تیری آنکھون کا ہون فتنۂ عالم
وہ چشم سیہ نرگس بیمار دکھا دے

موسیٰ ہوئی بیہوش تیری دیکھ تجلی
ہمکو بھی وہی جلوۂ دیدار دکھا دے

عالم تیری جلوہ کا ہی مشتاق پریرو
تو کھول کے کھڑکی سر بازار دکھا دے

پامال کیا حسن وش نازنی تے
ای شور فگن ہمکو وہ رفتار دکھا دے

کوچہ مین تیری جاکے کوئی پھر کی نہ آیا
تو ہمکو وہی قہقہہ دیوار دکھا دے

تو دیکھ مری طرف ذرا حور شمائل
ای رشک قمر آئینہ رخسار دکھا دے

ای غنچہ دہن رشک چمن باغ ارم یا
او سرو روان روئق گلزار دکھا دے

تمھاری نام کا تکیہ ہمین دونون جہان مین ہے
تمھاری ذات اقدس کا سہارا یارسول اللہ

اندھیری گور مین روشن تمھاری نور انور کا
ہمارے سامنے چمکے ستارا یارسول اللہ

فاوحی حق نے فرمایا وما زاغ البصر واللہ
تمھاری وصف مین قرآن سارا یارسول اللہ

نہین منجدھار مین ہون منزل اک پھرون ہون راہ گم
مین آیا دور سے منزل کا مارا یارسول اللہ

قد رعنا رخ روشن سراپا نور محبوبی
خدا نے ہاتھ سے اپنے سنوارا یارسول اللہ

تمھاری ہجر مین ضامن ہوا حیرت زدہ مجنون
مجھے کیون دل سے اب تمنی بسارا یارسول اللہ

فی الحقیقت رازدانی اور ہے
واعظو یہ قصہ خوانی اور ہے

مرگیا مرنے سے پہلے جو کوئی
اوسکی عمر جاودانی اور ہے

شمع پر پروانہ جلنا چاہیے
دمبدم یان جانفشانی اور ہے

عشق کے معشوق ہین یہ نازنین
چشتیون کی یہ نشانی اور ہے

کوہ کن نے جان شیرین مفت دی
جانفشانی اور ہے اور کامرانی اور ہے

یاد آیا وصل کا دن شام ہجر
یہ بلائے ناگہانی اور ہے

زاہد و کعبہ کا بانی ہی خلیل
قبلہ دل کا تو بانی اور ہے

منع کیون کرتے ہو اوسکی عشق سے
کیا عزیز و اوسکا ثانی اور ہے

خود وہ آیا اور ٹھہری وصلی کی
مہربان یہ قدردانی اور ہے

67

ردیف ان ضامن

ہجر مین اوس بت کافر کی تو وحشت یہ ہوئی
شام سے صبح تلک گشت ہوا کی یارو

مثل دانے کے مے خاک مین سر سبز ہو جب
ثمر و برگ و گل و شاخ یہ سارے یارو

بحر دنیا مین جو ڈوبا تو نہ نکلا افسوس
کشتی عمر لگی اب تو کنارے یارو

کھڑکی کھولی سر بازار پہ رونی آج
حسن دلدار کے تم کر لو نظارے یارو

عیش دنیا پہ نہ بھولو یہ فقط دھوکا ہے
حسرتین دل مین لئے جاتی ہین سارے یارو

پاؤن کو توڑ کے جو بیٹھ رہا یار کے گھر
ہاتھ کو سامنے وہ کسکے پسارے یارو

یار وہ ہی کہ مددگار ہو ہر غم مین شریک
ہمنے ہر عکس تمھین دیکھا ہی سارے یارو

سر کو ٹکرا کے در یار پہ جی دونگا جی +
چھوڑ تنہا ہمین وہ گھر کو سدھارے یارو

مشت مین لاتے ہین کیا بند کئی دنیا مین
پھر یہ سب جاتی ہین کیون ہاتھ پسارے یارو

ہست کو نیست کہی تقوی کو جانی ہی غرور
ایسے بگڑے کو بھلا کون سنوارے یارو

ای طبیبو کوئی تجویز دوا ایسی کرو
نشۂ بادۂ الفت کو اوتارے یارو

مر گیا مین غم فرقت مین کسی کافر کے
چارہ سازی نہ چلی کچھ بھی نہ چارے یارو

خضر بھی چھوڑ گیا تیرۂ جنگل مین مجھے
ہم بھی ضامن کو چلے چھوڑ کی پیارے یارو

ہمکو جانا تمکو جانا پردہ اندر تمھین تو ہو
ظاہر و باطن تمھین تو ہو اول آخر تمھین تو ہو

فتوی دیگر کفر کا تمنے قتل کیا ہی عاشق کو
لفظ انا الحق بولکے نیچے دار کی اوپر تمھین تو ہو

ہولی

مظہر بیا کہ زار چوہی سب مل کھیلو پیارے — صابری رنگ کی بینی رچا ہی کیسر اٹ بھرورے
عاشق و رنگ سب گھر جاویہو رہی کھیلو آج — ضامن بیا کی خیر ہی نگاہ ہی آپ نگاہ پیارے
بدخواہ رقیبو تو زبانی ہی جھگڑ لو — دعوی ہی اگر اور تو مکون سے بھی لڑ لو
دیکھے گا جہان آپکا ایکدم مین تماشا ہی — ہر بات مین کہتے ہو کہ ضامن کو پکڑ لو
کچھ آج نظر آتے ہین ہمکو وہ اکڑتے — ہر وضع پہ بگڑی ہوی ہر یک سے جھگڑتے
ہم طرح شرافت کیطرح دیگئے اونکو — ضامن ہی خدا جانے وہ کسطور سے اڑتے
ہین وہ ابلیس لعین آپ خدا کے مارے — حاسد مردم خاصان ہین جفا کے مارے
جو کہ خود بد ہین وہ بدبین ہین بلا کے مارے — ضامن ایسو نسے ہل ہین وہ ریا کے مارے
نشاط و مستی عروج مین ہی شراب گل کا خمار دیکھو — بہک رہی ہین یہ طفل غنچہ چمن مین چلکے بہار دیکھو
عجب کے رنگت کی ہین نئے رنگ عبیر کیسر گلال خوشرنگ — کہ خاک عاشق لہو کی رنگت ہمارا اوڑتا غبار دیکھو
ادھر تو پچکاریان ہین مارہی ادھر ہی نیچو نسو ہماری — یہ ناتوان کو ہی بیقراری تم ایک گینداسکے مار دیکھو
تمام سامان بھاگ کی ہین خوشی محبت کی آگ کی ہین — سو یار بن دن یہ آگ کی ہین ہوری جلجای مار دیکھو
کہین صراحی کری ہی قلقل حریف بلبل کی تتی ہین مل — چمن مین بلبل کا ہی یہی ال یہ ہوری کی سب گذار دیکھو
ملی بدن پہ یہ خاک مجھ بلا کی تن من تمھاری غم مین — جو اشک جاری ہین چشم تر سے تو آنسوؤنکی پھوار دیکھو
وہ چیز کا نہا ہی مرزا والا کہ جسنے سکھیو یہ رنگ ڈالا — تمھارا ضامن ہی دیکھا بھالا تم ایک گینداسکے مار دیکھو

دیوان ضامن

تا مین ملا نا مین قاضی نا صوفی نا پنڈت رے — دیکھہ نگر مین پار سا لینا پگڈی پوری کی ضمنت رے
اپنا باشا آپ سجاگہ جہان ندھرتی اور اکاس — سب جلگی اور کہین نہین کوئی پوچھی وسکا پورا دا س

گرو نی اب میرا تبای ضامن پیاری آپکو کہو
آپ گمان جب آپکو پایا اپنا صاحب آپ ہی ہو

مجھہ برہن کی پاتی رے کوئی جای سناؤ — یہ پیتان نہین بھاتی رے کوئی جای سناؤ
جوجانو پیا چھانڈ چلے ہین — گر اپنے لگاتی رے کوئی جای سناؤ
جوگن بن کے بن بن ڈھونڈون — انگ بھبوت رمائی رے کوئی جای سناؤ
لوکت ہون مین بن بن اکیلی — ناکوئی سنگ نہ ساتھی پی کو جای سناؤ
سونی نگر مین مین بیٹھی اکیلی — نا دیوانا باتی رے کوئی جای سناؤ
سوکھہ سا کھہ تن بھیو ہے لکڑیا — سلگت ہون دن راتی پی کو رے جای سناؤ
برہا اگن نے ایسی جلائی — دیپک ہو نہین کانی رے کوئی جای سناؤ
بیاہی گئی جہان ساس نہ سہرہ — ناکوئی سنگ براتی رے کوئی جای سناؤ

لال آدھین کے یہ برہا کھائے
ضامن علی کو سناتی ہے کوئی جای سناؤ

دوہرہ اشلوک

آنیوالا جات ہی جوبن چھین مین جات — دنیا ہے دن چار کی کال جگت کو کیات

ہوری

وہ دیکھو لاگے ہے آگ ✣ | جلے بجھے پیکے گل لاگ ✣

پیتم کا جیسے لاگا روگ | پی کے کارن کیا ہی جوگ | وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جلے بجھے پی کی گل لاگ | پیا ملے تو بنے سہاگ | ملا نہ پی تو پھوٹے بھاگ
وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے بجھے پی کے گل لاگ | جلا جو دیوا جلا پتنگ
جل گئی رانی راجہ سنگ | وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے بجھے پی کے کل لاگ
عشق دکھائے کیا کیا رنگ | جل گیا جیورا جل گیا انگ | وہ دیکھو لاگی ہے آگ
جلے بجھے پی کے گل لاگ | عشق پلائی وہ مے ناب | رگین ہوئین بجلی بتیاب
وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے بجھے پی کے گل لاگ | آگ لگی ہے ضامن غمناک
جل بل ہو گئے ساری خاک | وہ دیکھو لاگی ہے آگ | جلے بجھے پی کے گل لاگ

ڈگر تبا دیجو ری مین بھولی میان رے | نتائج ہندی
ڈھونڈھت ڈھونڈھت یو ری بھئی اوسی بلا وسی بلا | رات دنا رو تی پھرون کسے پکارون جا

ڈگر تبا دیجو رے مین بھولی میان رے

حال برا ہی یار بن سجن ملے ہو چین | ربا رنی کہہ رہا کو کت ہون دن رین

ڈگر تبا دیجو رے مین بھولی میان رے

چلتی چلتے تھک گئی عمر گئی ہے بیت | ٹانڈا میرا لد گیا رو ٹھہ گئے وہ میت

ڈگر تبا دیجو رے مین بھولی میان رے

ره جانفزای عالم جو ازل سے نور آیا ۔ ید موسیٰ ہے بیضا دم عیسوی ہے احیا
غرض آنکہ نور حضرت سبھی جا ہے جلوہ فرما ۔ دل راز دان پہ عقدہ یہ کھلا تو وہیں ہو لا

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

قدم آیکا جو یہ پنجا ہزار ناز و نعمت ۔ سر عرش پر جو رکھا تو ہوئی یا وسکو عظمت
کہ ہوا وہ تخت ربی وہ محل خاص حضرت ۔ کہ مقام وصل و تھا یہ بیان تھا راز الفت

تو بدین جمال خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

ملکوت جن و انسان سبھی حور اور غلمان ۔ یہ تمام جمع ہو کر کہ وہ ہو ین سب ثنا خوان
صفت ایک احمد یکو لکھین وصف ایک ہی مکان ۔ ولی شوق دل ہی عاشق یہ کہین تیرے قربان

تو بدین جمال خوبی بر طور اگر خرامی
ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی

قد سرو ناز دیجو رخ رشک حور خوشرو ۔ وہ جبین غیرت حور مہ نو فدائے ابرو
لب تر ہین آب حیوان وہ دو چشم عین جادو ۔ سر زلف سنبل تر شب قدر ہے وہ گیسو

تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی ۔ ارنی بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی
شب و روز تو ہی گردان ہے تلاش کسکی گردوں ۔ رخ شمس زر و جو ہی شفق فلک ہے پرچون

خود مالک ملک فنا و بقا ای شیر خدا — اعجاز نما مشکل بکشا از بحر سوم امداد رہا
مجھ کچھ نہ اب گھیر لیا کیسے مین کہون جی تیرے سوا — حیرت نے حیران کیا گھیرا ہی رہا جلد یسے آ

سیونا میرا ہادی پیارا جی
کرو نہ مجھ سے جے کنارا جی

مین چار نچارا ہی چارہ گر نگرانی ای خضر کرم — دریای چہارم چار طرف امواج ستم گرداب بہم
لو جلد خبر جلد یسے میری ای شاہ نجف مولای علیؑ — حسنینؑ کا صدقہ لیجو بجا دائی ولی جانان نبیؐ

علی جی نے میری جان بچائی جی
علی جی نے میری پیت نباہی جی

پنج ششم دریای فنا مکنون گہر در آب بقا — غواص بسے بگرفت گہر یا لیس لہ الا اہ ا ما
وہ چھوڑ گئے نیا کو میری دریای فنا مین بیت سبھی — بن تیری مدد یا صابر علی ہون پار کہان قطب یا ولی
دریای فنا مین بیچ کی فنا ڈبگی جو لگی ایک سیب ملا — موتی بھی ملا بن مول کا کھر سنگار رتبا مجھ سہین کا

اجی میرے جاگے ہین بھاگ
سنیان کے مین تو شگن مناتی جی

این ہفت طبق در ذات یکے در موج دگر او صاف خدا — ارباب فنا اصحاب بقا اظہار کند ہر ارخدا
اوس پار بسے ایک شاہ میرا مین یہ اجر دولا ری ڈھونڈ ری — ملنے کی ہوئی جب دل مین ہوس کچھ بن نہ پڑی یا مین گری
ڈھونڈھت ڈھونڈھت بھو بھئی ای خشخ بھی بھو بھی یار ملا — جب پار نگہی وہ یار ملا سب ہین کا شاہ مہان ہمرا

ارتی نگویدہ آنکس کہ بگفت لن ترانی
توئی مین جمال وجہ ی بطور اکمل خوبی
ہوا موجزن جو دریا ہوا افوج بیکران
بچی کسطرح نہ کشتی کہ جہان ہو تم نگہبان
الم غیل کھویا ہوی نار سب گلستان
توئی مین جمال وجہ ی بطور اکمل خوبی
ارتی نگویدہ آنکس کہ بگفت لن ترانی
توئی مین جمال وجہ ی بطور اکمل خوبی
ارتی نگویدہ آنکس کہ بگفت لن ترانی

نہ دن کو چین ہی محبوبہ نہ شب کو نیند آتی ہی
دل بیتاب یہ اپنا مثال برق مضطر ہے

بت کافر کی الفت مین تو ہم بھی ہو چکے کافر
صنم کا دل مگر اب تک وہی پتھر کا پتھر ہے

لکیرین ہین نہین یارو حنائی دست جانان مین
لکھا قدرت کی ہاتھون نے ہماری خونکا محضر ہے

وہ آیا گل رخ زیبا ہمارے گھر مین الفت سے
تو کاشانہ میرا ای دوستو جنت سی بہتر ہے

مین وہ مجنون ہون ای لیلی میرا آرام بس یہ ہے
مری ہر خار صحرا پر بچھایا اپنا بستر ہے

ہمارا ناخدا دل ہی تن کشتی مین اے ضامن
کہ جسنے عشق کے دریا مین پھینکا اپنا لنگر ہے

سامنے لب کے تری لعل مین پتھر کے
روبرو دانتون کے ہین در عدن پتھر کے

رحم آتا ہی نہین گریہ وزاری پہ میری
دل بنا بیٹھے ہین بت وعدہ شکن پتھر کے

ای گل اندام گل تر کا بنالے زیور
سبزہ کانون مین صنم تو نہ پہن پتھر کے

خاکساروں کو تیرا کوچہ ہی فردوس بین
کرکے آ بیٹھے مقام اپنے رہن پتھر کے

دیکھو فرہاد نے کس شوق سی چیرا تھا پہاڑ
اوسنے کیا کیا نہ سہے رنج و محن پتھر کے

ہی پسند یدۂ دل اہل سخن کو یہ ردیف
نظم ہمنے یہ کیے چند سخن پتھر کے

لب عشاق سے کب بات نکلتی ہی کوئی
ہوتی ہین دیکھکے اون بت کو دہن پتھر کے

مارڈالوگے بنجائینگے تیری کوچہ سے
ہم وہ دل سنگ ہین رکھتی ہین بدن پتھر کے

کیا سبب ہے جو نہین آتی صدائے نالہ
آج کیا بن گئے مرغان چمن پتھر کے

سامنے پہ ناتوان ہی حال کیا پوچھو ہو تم
طالب مردار دنیا عاقبت کر کے خراب

ہمنے جو فرقت مین حالت ہی بنائی دیکھ لی
فرقتین کیا کیا پی دنیا بنائی دیکھ لی

یا خدا دکھلا دے ہمکو جلوۂ دیدار خاص
تیری ضامن نے خداوندا جدائی دیکھ لی

جیب دریدہ ہو تو رفو گر سیا کرے
مین گریہ کار ہون غم فرقت مین جسترا
پروانہ کی صفت نہ لا وصل مین بھی چین
آزاد کیجیے مجھے یا قتل کیجیے
آب بقا ملے نہ لب لعل یار کا
رنگ حنا ہو خون میرا پاے یار کا
ای رشک ماہ رات کو محفل مین بن ترے
دست جنون نے چاک گریبان کر دیا

مگر ہے غم سے دل تو علاج اوسکا کیا کرے
اور مثل گل رقیب بغل مین ہنسا کرے
ہم شمع رو کی بزم مین شب بھر جلا کرے
دشنام آپکی کہو کب تک سنا کرے
خون جگر نہ کیونکہ ہمیشہ پیا کرے
لاشہ کو میرے پاؤن سے اپنے ملا کرے
مانند شمع رات سحر تک جلا کرے
کبتک دریدہ دامن وحشت سیا کرے

مرنے دو زہر کھا کے میرے دوستو اوسے
ضامن فراق یار مین کبتک جیا کرے

آج دیکھی تیرے پہلو مین ہین اغیار کئی
عشق مین تیرے صنم اے بت کافر چندان
مر گئی ہین اسی حسرت مین دل افگار کئی
ڈالے گردن مین یہان بیٹھے ہین زنار کئی

تمھاری کاکل مشکین کو کیہے کیا سمجھے
کہا کہ سنبل تر اوسکو ہم بلا سمجھے

تمھاری ابروی خمدار عید کا ہی ہلال
ہم اوسکو تیغ جفا خنجر قضا سمجھے

صنم کو کوئی سمجھتا ہی سنگدل کافر
ہم اوسکو کعبہ جان جلوہ خدا سمجھے

تمھاری چشم سیہ چشمہ حیات ہے پر
ہم اوسکو جام قضا بین مین فتنہ سمجھے

کہان وہ پیار محبت کہان وہ لطف و کرم
ہوئی ہو ہمسے خفا اب کہو کہ کیا سمجھے

ہم اسلئے تیرے ملنے کو سر بکف ہین چلے
صنم کے کوچہ کو ہم دشت کربلا سمجھے

عدو کو دوست رفیقون کو دشمن جانی
سمجھ پہ آپکی قربان آپ کیا سمجھے

مین اوسکو دوست سمجھتا ہون وہ مجھے دشمن
ہم اوسکو سمجھین ہین کیا اور ہمین وہ کیا سمجھے

خدا کا عشق عزیز و ہی تاج شاہانہ
ہم اوسکو ظل خدا سایہ ہما سمجھے

سوا خدا کے نہین ہے بقا کسیکے تئین
وہی ہی باقی جو حق کی تئین بقا سمجھے

نیاز اہل وفا کا ہون قدردان کا غلام
پری نہ سمجھے تو ضامن اوسے بلا سمجھے

اوس گل نے جو لی ہاتھ مین عناب کی لکڑی
بس ہو گئی وہ قیمت نایاب کی لکڑی

لو دست حنائی مین یہ عناب کی لکڑی
پھولون کی بنا لالہ خونناب کی لکڑی

روتا ہون فغان نالہ و فریاد ہون کرتا
جسطرح کہ روتی ہی یہ دولاب کی لکڑی

ہین زلف سیہ مار کی الفت مین بنائی
ایک سانپ کی مانند سیہ تاب کی لکڑی

میرا دل لیکے ظالم نے دغا دی — جفا وہ کی کہ توبہ ہے خدا کی +
تیری کاکل سے چھٹنے کا نہین دل — محبت ہو گئی ہے کس بلا کی
ہزارون دل کیے ہین تو نے پامال — تیری وہ چال ہے ناز و ادا کی
ہم اوسکو چاہین وہ ہمسے خفا ہو — دلایہ بھی تو ہی قدرت خدا کی
پلایا زہر فرقت او مسیحا + — مریض عشق کی اچھی دوا کی
جفا کی اوسنے جب ہمنے وفا کی + — ارے ظالم مین لائق تھا سزا کی
مریض عشق کو دے زہر فرقت — یہی دارو ہے اوس دار الشفا کی
ہماری عشق نے کین ہڈیان نوش — ضیافت کر چکے ہمتو ہما کی +
یہی باران رحمت ہے خدا کی — ہمین آنکھین جو گریہ کی عطا کی
رنگے میرے لہو مین حیلہ گر ہاتھ — یہ سرخی ہے کہان رنگ حنا کی
نجانا سوز دل شمع کا یارو — وہ ساری رات محفل مین جلا کی
رخ آئینہ پر نور خوبان + + — تجلی ہے یہ دیدار خدا کی
سوا تیرے نہین ہے کوئی ایسا — ہماری درد و غم کا ہو وہ شا کی
سرود عشق سے دیکین ہمارے — ہمیشہ غم کی سارنگی بجا کی
اذیت اور مصیبت مین ہمیشہ — دل ضامن فی بس اونکو دعا کی
تمھارے نی لف مشکین کو جو ہم مشک خطا کہکر — خطا سمجھے جو یہ سمجھے تیری کاکل کو کیا سمجھے

منتظر آمد جانان ہون ہمیشہ یارو +
کیا لگین ٹانکے جہان ہای لگین زخم پہ زخم
تاب ہوتی رخ تابان کے نظارہ کی اگر
او سکی آنیکی کسی نے تو سنائی ہوتی
گر فوگر کہین ملتا تو سلائی ہوتی
ہمنے بھی آنکھ ستمگر سے لڑائی ہوتی

بت ہوا اوس بت عیار کے آگے ضامن
کچھ تو بن آتی جو کچھ بات بنائی ہوتی +

ہمین مت مارو اے قاتل ہم اپنے آپ ہی مرجائینگے
صنم کے عشق مین یارو نفع بھی ہے ضرر بھی ہے
صراحی جام و مینا کی کرونگا توڑ کر ٹکڑے
یہان محفل مین رہزن ہین جسے الیتی ہین بس دلکو
نہین جینے کا یہ کشتہ تیری تیغ تغافل کا
بنائی ہاتھ رنگین ہین لہو مین بیگنا ہون کے

بن آئی جبکہ مرجائینگے تمہارا نام کرجائینگے
بگڑ جائینگے اگر کتنی تو کتنی ہی سنور جائینگے
دلا محفل سے اوٹھ کر کے جو وہ رشک قمر جائینگے
ہمین جا دو دو ایصاحب ہم اپنے خاص گھر جائینگے
جو آنے زندگی لیکر وہان جو آجہ خضر جائینگے
بہانہ کرکے مہندی کا وہ حیلہ گر مکر جائینگے

یہ کوئی عشق ہے ضامن تو رشک باغ جنت ہے
تیری کوچہ سے ای صابر کہان جائینگے کدھر جائینگے

مین کیا ہون کون مجہ ان کہو کیا میرا نام ہے
حیرت ہے یا عدم ہے یا محو ہے نشہ مین
ذات وصفات گم گئی سیر کہے کیا رہا
ہو ہوی لامکان ہے الف ہے نہ لام ہے
حیرت نے آلیا مجھے ہر صبح و شام ہے
راہ فقر مین کیا ہی وہ عالیمقام ہے

اچھا ہوا جو ہٹ کے نہ آیا وہ مر گیا
تاثیر کوئی یار مین دار الشفا کی ہے

تیر نگاہ یار سے کیونکر بچے کوئی +
مژگان چشم دیکھیے برچھی قضا کی ہے

فرہاد کیطرح لب شیرین کے بوسہ بن
بیچیرم مارا جاؤن یہ مرضی خدا کی ہے

سجدہ کرون نہ کیونکہ تہ تیغ بت بھلا
آواز کان مین میری قالو ابلیٰ کی ہے

بیخود نہو میان رہ ہستی ہی جا گذر
منزل یہی فنا کی ہے یے ہی بقا کی ہے

ضامن علیؑ ہو جسکا اوسے خوف حشر کیا
امداد ساتھہ میرے تو مشکل کشا کی ہے

دلکو ہماری چاہ اوسی بیوفا کی ہے
دنیا جسکی چاہ مین خواہش قضا کی ہے

کسطرح چوم لون مین کف پای نازنین
پاپوش کی طلب اوسی رنگ حنا کی ہے

کیا آرزوی وصل بت بیوفا کی ہے +
عادت جسے ہمیشہ سے جور و جفا کی ہے

ہر ہر قدم پہ اوسکے ہوا اعجاز عیسوی +
رفتار اوس پری کی یہ نازوادا کی ہے

باب قبول اتبو غریز و ہوئی مین بند
بازو شکستہ یا کہین مرغ دعا کی ہے

خانہ خدا مین سانپ نے آکر کیا ہی گھر
دلمین ہماری یاد جو زلف دوتا کی ہے

مجکو ہوا ہی شوق اوڑا لیجئے اودھر
دلمین ہوا بھری میری اوس دلربا کی ہے

گلشن مین سیر کو وہ گیا نو بہار حسن
لب پر ندا یہ غنچون کے صل علی کی ہے

ہمکو خیال حور و پری بھی کبھی نہ تھا
اب چاہین تمکو یہ بھی تو قدرت خدا کی ہے

ضامن

۵۵

چرخ پہ انجم نسمجھو عاشقون کی آہ نے
ہین یہ پڑے جا بجا چرخ کہن مین آبلے

مین ہون شعلہ آگ کا شاید کہ یوسی سے مرے
پڑ نجائین یار کے سیب ذقن مین آبلے

جستجوی یار مین پڑتی ہین عاشق کی نظر کو
پاؤنمین مجنون کی دست کوہ کن مین آبلے

واہ وا ای گرمی سودا تری جولانیان
بیٹھے بیٹھے پڑ گئے میرے وطن مین آبلے

کب بغل مین ہون چھپائے شیشۂ مے محتسب
ہین دل دیوانہ آتش لگن مین آبلے

رہ گئی کانٹونمین اوجھے پاؤن کی چھپا مرے
پھول نرگس کے کھلے ہین کیا ہی نجمن آبلے

گل کی کھانسی کی مری شہرت ہوئی جب خلق مین
کب چھپائے سے چھپے ہین پیرہن مین آبلے

مثل پروانہ کے ضامن شمع رو کی عشق مین
پھوڑ اپنے دل کے تو اوسکی لگن مین آبلے

تھی زبان خار صحرا کے دہن مین آبلے
آبلے پا لیکے لیکر کے بن مین آبلے

حلق میرا خشک ہو اور آب خنجر ہو رواں
کوئی کہتا ہی نہین اپنے دہن مین آبلے

راہ غربت مین تھکا سر پر اوٹھایا جب مجھے
تھے رفیق راہ یہ رنج و محن مین آبلے

پاؤنمین مجنون کے چھالے تھی پر ناقہ کے ساتھ
اب وہ ضامن تو نے باندھے ہین سخن مین آبلے

تیرے عشق مین یہ خامی کیا ہی بیقدری سہی
ولی تو نے پہچانا حال کچھ تجھی ایسی خیر ہی ہی

ہوا خشک اپنا ریاض تن نہ ہوا وہ گل ترا چمن
مگر اک نگس چشم نم تیری دیکھنی کو ہری ہی ہی

سنتے ہی تیرا نام ترے عاشقون کی آہ
ہر سو بجز طلسم دیا نہین تری ذات کو

تو نے خیال بستی دنیا نہین کیا
ہر سو بجز طلسم دیا نہین تری ذات کو

ہو کہکشان اپنا تو لا مکان سجھتا ہی
لب ضامن آپکی کیا بیان کرے خرد بھی ہان حیران ہی

میان ملنا ہو جیسے تو آکے ملتو نہیں ہم جو تجھ سے قتل کرو — چھوٹے رنج و بلا سے یہ جان میری اچین گیا میری نیند گئی

ہو تجھ پہ فدا دل و جان سے صنم تجھی تیری قسم میری جانی قسم — تیرے ملنے کی یا ہوس ہی رہی اچین گیا میری نیند گئی

یہی جیمین ہے میرے کرشنا قمر تیری سنر لباس تو کھا لون تیرے — گل رخ پہ نقاب تیرے ہری مرے اچین گیا میری نیند گئی

یہی چاہے ہے جی کہ وہ رشک پری رہے سامنے میرے جلوہ گری — کہا مان لے میرا تو سروسی مرے اچین گیا میری نیند گئی

لگی آتش عشق جلا دی ہی مجھے خاک فنا مین ملا ہی دیا — یہ صیبت مین میرے تھا صان علی مرے اچین گیا میری نیند گئی

پھری ہی ڈھونڈھتا مجنون گئی کدھر لیلی — کہ اب تلک نہین آئی ہے میرے گھر لیلی

یہی ہی بے تیرے مجنون کے بیشتر لیلی — کہ چند روز سے آئی نہین نظر لیلی

سحر سے شام تلک قیس نے یہ کی فریاد — کہان گئی میری لیلی گئی کدھر لیلی

تجھے بھی چاہیے مجنون کی فضلت جانی — ہماری چاہ ہی تیری ہوئی قدر لیلی

پسند عالم بالا یہی ترنگ ہو ا + — مدام رکھتا ہے آغوش مین قمر لیلی

غضب ہے خاک مین ملجاے یہ ترا مجنون — اور اوسکے حال سی اپنی ہو بیخبر لیلی

مثال نے کہے مجنون کے استخوان مین دم — جفا و جور و ستم اسقدر نکر لیلی

جو سوز عشق مین جلجای جان مجنون کی — مثال شمع یہ جلتا رہے جگر لیلی

یہ سیاہ رنگ مین ہی راز صنعت خالق — کہ لگ نجاے کسیکی تجھے نظر لیلی

پری ہو حور ہو یوسف ہو ماہ پارہ ہو — نہ دیکھے مجنون سوا تیری خور کر لیلی

تمام دن تو یہ ناقہ کے ساتھ دوڑا ہی — کھڑا ہی شام سے مجنون ہوئی سحر لیلی

شاخ دلکو تو ہوای غم فرقت سے ترے
ایکدم باقی ہی اب تو کہین آشکل دکھا

بید لرزان کی نمط ہجر کو تیرے گذری
حالت نزع مین بس ہمکو سنبھلتے گذری

منزل یار تلک ہای نہ پہونچا ضامن
آفرین عمر کو اس راہ مین چلتے گذری

پہلو سے لیگیا وہ میرے دل نکال کے
دل کو جگر کو دونون کو شامل نکال کے

کاکل کے دام مین ہے کیا مرغ دل اسیر
صیاد تونے رخ پہ سیہ تل نکال کے

ناحق کیا جو قتل مجھے مین دکھا دیا
باب الفعال کا وہین فاصل نکال کے

انکھین تیری وہ دزد دلاور ہین راہزن
لیجائین جان کو برسر محفل نکال کے

مانگی ہی جان وصل سے پہلے ہی ہای یار
حجت وہ پیش کرتا ہی مشکل نکال کے

یہ زیچ کیا ہی مجکو تو جب آپ چاہیے
بسمل کی جان تن سے تو قاتل نکال کے

تیغ جفا سے اوسکے خطا وار بچ گئے
چین جبین کے مارتا ہی وہ گھائل نکال کے

قاتل یہ یادگار رہی یکان ڈھونڈ مت
دیگا نہین جگر سے یہ بسمل نکال کے

عقا صفت وہ یار ہی مت ڈھونڈ بیٹھ رہ
ضامن خیال سر سے یہ باطل نکال کے

عارض سے کہیے زلف معنبر لگی ہوئی
ہی عشق گل مین بلبل مضطر لگی ہوئی

نا گن سی ہی یہ گل کے برابر لگی ہوئی
سر پر خیزان ہی گل کے سراسر لگی ہوئی

عشق کی تیغ پہ دولت جان کی بیا کرون
دو دھو پہ میرا مصحفی ڈاڑھی چھوہارا عشق ہے

ضامن کے ضامن بن کیا کرون
ہم ہین عاشق آپ کی ڈاڑھی کا پیارا عشق ہے

آہ سوزان سے ہماری پنجہ مژگان برق
ہے شرر بار آسمان پر ابر نیسان برق ہے

ہے شعلہ رو ہوا ہون تجھ عشق مین ہر آنکھ غرق
ہے ہر رو دریا مین ہر مژگان مین ہر دامان برق ہے

قلزم گریہ کے طوفان مین بہجائیگا چرخ
ہے حباب آسا یہ خیمہ چشم تر کے سامنے

دل تو مین دے ہی چکا ہون سر بھی میرا لیجئے
تیر تن کے سامنے ہے تیغ سر کے سامنے

ناز سے جا دو سے غمزہ سے کری ہے قتل دم
کسطرح کوئی بچے اوس فتنہ گر کے سامنے

مین کہا مرتا ہون تجھپر وہ لگا کہنے کہ جھوٹ
ہمتو جب جانین دیکھا دی ہمکو مر کے سامنے

ساقیا تشنہ لبی ضامن کی حد سے بڑہ گئی
ساغر مے لائیے جلدی سے بھر کے سامنے

ہم ہین کافر عشق کی کافر ہمارا عشق ہے
راحت جان عشق ہے جانسی پیارا عشق ہے

عشق لایا تھا عدم سے ورنہ کیون آتی یہان
پھر لیے جاتا یہ ہمکو وان دوبارا عشق ہے

لی مع اللہ آپ بولا اور انا الحق بر ملا
اور صدا ای لن ترانی کہہ پکارا عشق ہے

عشق کے دریا مین گر کر کون نکلا ہے میان
جسکو کہتے ہین وہ دریا کی کنارا عشق ہے

عشق ہے معشوق مولا عشق کا سب ہے ظہور
عرش سے لی فرش تک بالکل یہ سارا عشق ہے

کب فرشتون کی ہے طاقت لامکان پر جا سکین
حضرت انسان کو واللہ کے سدھارا عشق ہے

بار الفت مین دیا یا تنک کہ اوٹھہ سکتا نہین
ای صنم سینہ پہ میرے سنگ خارا عشق ہے

ذکر یا کیطرح مین تو صبر کر کے رہ گیا
سر پہ میرے دمبدم چلتا یہ آرا عشق ہے

کھل نہین سکتا ہے عقدہ ناخن تدبیر سے
اسطرح کا نرم سنگین ہای یارا عشق ہے

مقصد کونین حاصل عشق سے ہوتی ہین کل
سعد اکبر نیکبختی کا ستارا عشق ہے

دیوان ضامن ۱۵۱

وقت

حسن تیرا ہی ہے گلشن مین گلفروزی کا سبب
گل صد برگ ہے تیرے گلشن مین گریبان پھاڑا

دیکھہ تیرے تین سے بہ وہ دوپٹے والے
فندلی رنگ سے تیری ہوا ضامن کو نصیب

آہ و سرد و روح زردو دوپٹے والے
بن ترے جان میری جان نکلے گذری

عمر ساری کف افسوس کو ملتے گذری
دیکھتے ہی روح تابان کی تجلی تیری

اشک سی تابان کی بجھ شمع کو جلتے گذری
قتل عشق بتان کا بھی اوتر انہ خمار

روح الفت کو کم دل سے اوبلتے گذری
بوسہ کاکل سے دماغ اپنا معطر نہ ہوا

تجھکو بھی ہای صبا عمر سو ٹلتے گذری
مشاق

محفل مین ترے آنیسے بند ہوتی ہین عاشق
پروانہ کو ای شمع ہٹایا نہین کرتے

مین گوہر دل کو چہ دلدار مین کھویا
کھویا ہے اوسی وان جسے پایا نہین کرتے

عاشق دل و جان تجھ پہ ہین کیا کیا نہین کرتے
پر یار کی نظر و نمین سمایا نہین کرتے

ہیجرم علم تیغ جفا ایسے ستمگر
دشنام بلا وجہ سنایا نہین کرتے

گر لاکھ کہو ایک نمانے وہ جفا جو
اسطرح کے روٹھے کو منایا نہین کرتے

مین اور رقیب اپنا ہین جو خنجر برّان
دو ایک میان بیچ سمایا نہین کرتے

جو یار کے قدمون کی ہوئے خاک ہین ضامن
وہ بار الم سر پہ اوٹھایا نہین کرتے

دل ہم کسی دلبر سے لگایا نہ کرینگے
فرقت کے ستم روز اوٹھایا نہ کرینگے

ہم راز شب وصل ہویدا نہ کرینگے
پر جور و جفا آپکے اخفا نہ کرینگے

وہ تیغ بکف آتے ہین صرفہ نکرینگے
سر دیوینگے ہم بھی کبھی قفا نکرینگے

ساقی مے وحدت کا اگر جام پلا دے
ہم ہوش مین اپنے کبھی آیا نہ کرینگے

کب چھوڑتی وحشت ہو گریبان رفو کو
ہم چاک گریبان کو سلایا نہ کرینگے

مر جائینگے ہم کھاکے چھری ہاتھ سے اپنے
وہ چہرۂ زیبا جو دکھایا نہ کرینگے

مشکل ہے علاج دل بیمار طبیبو
عیسیٰ بھی میری مرض کو اچھا نکرینگے

ترسائی ہی ہر دم ہمین وہ کافر ترسا
جب اسکو نچا ہین گے تو ترسا نکرینگے

دل چھین لیا قتل کیا کچھ بھی نکالا
کیا کیا نہ کیا اور وہ کیا کیا نہ کرین گے

ہم عاشق جانباز ہین قاتل تو خبر لے
تم چین سے ہم جاتے ہین اب ہم نہ مرین گے

جون طفل زمین پر جو گرا آکے تو آنسو
ہر دم تپش ای اشک سنبھالا نہ کرین گے

آرام و شکیب کی بھی مت تم کرین حرص
ہم آپ بقا کی بھی تمنا نہ کرین گے

ہم آپکے آگے کبھی رویا نہ کرین گے
خجالت مین ہو سے موتی ہو ہم عرق

قاصد جو گیا پھر کے وہ جیتا نہ پھرے گا
آیندہ وہان خط کبھی بھیجا نہ کرین گے

ضامن دل پر درد سے تو آہ نہ کرنا
ان شعلون کو افلاک پہ پہنچا نہ کرین گے

مقتل مین تہ تیغ ستمگر کے جو جانا ہی بہتر ہے
قدمون مین سر کے جو جانا ہی بہتر ہے

مشہور ہوا مجنون دنیا مین تو کیا حاصل
اس عالم شہرت سے گم جانا ہی بہتر ہے

کبھی مظہر کبھی ضامن کہین متشکل کشا حیدر
چھپا پردون مین ہے کیا کیا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے

باقی نہ مین رہون نہ مری آرزو رہے — یہ آرزو ہے ذات مقدس کو تو رہے
جاتا رہے نشان تعین کا سر بسر — ذات بحت محیط مگر ہو بہو رہے
عاشق کو چاہیے کہ نماز فنا پڑھے — خون جگر کی آپسے کرتا وضو رہے
نافہ ہے تیری ناف مین او آہوے ختن — جس سے دماغ تیرا سدا مشکبو رہے
پیاسا نجای کوئی تری مے سے ساقیا — جاری رہے یہ دور ترا پر سبو رہے
جوش جنون بجائیگا ہرگز یہ فصد سے — باقی نگو کہ تن مین ہمارے لہو رہے
عاشق کو تیری دولت فصل بہار حسن — حاصل نہو تو حشر تلک جستجو رہے
قاتل تجھے قسم ہے ذبح کر تو یون مجھے — تسمہ لگا نہ باقی ذرا ایک مو رہے
منزل مین عاشقون کے نہین بیم و ہول کوئی — جانا کو جان دی تو تری آبرو رہے
سب نے غریب ہمکو دیا ہے جواب صاف — مونس ہمارا ایک یہی ہاؤ ہو رہے

ای غیرت دوئی تو ذرا دلمین آتو دیکھہ
ضامن ہون اوسکا مین جو اگر وہ کبھو رہے

دل عاشق مین وہ شور و شر رہے — زمین پہ پاؤن ہین گردون پہ سر رہے
مصیبت بیقراری سے مری ہاے — ارے ظالم تجھے کچھہ بھی خبر رہے

ہوئی جسے عاشق ہم اپنے عزیز و — طلب ہمکو اپنی ہے اور جستجو ہے

بجز حق نہین ہے کوئی جسم و جا مین — صدائی انا الحق کی یون گفتگو ہے

کبھی بن کے مجنون وہ بن بن سدھارا — کہین چاک دامان کرتا رفو ہے

کہین متقی ہوکے مسجد مین بیٹھا — کہین خون عاشق سے کرتا وضو ہے

کہین رند مشرب کہین ہے وہ صوفی — نہین اوس سے خالی کوئی رنگ و بو ہے

ہزارون ہوے مست پی کر کے ساغر — پیالی کی مے کا دہن پر سبو ہے

شہید ازل اوسکے خنجر کا ہون مین — بہا جسکے کوچہ مین اپنا لہو ہے

نزول اوسکی رحمت ہے ہمپر ہمیشہ — جو کشادہ خود آپ لا تقنطو ہے

لگو آگ جلوا یہ میخانہ اور مے — جو ساقی نہین اور مے پر سبو ہے

سوا تیرے ضامن نہ دیکھے کسیکو
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے

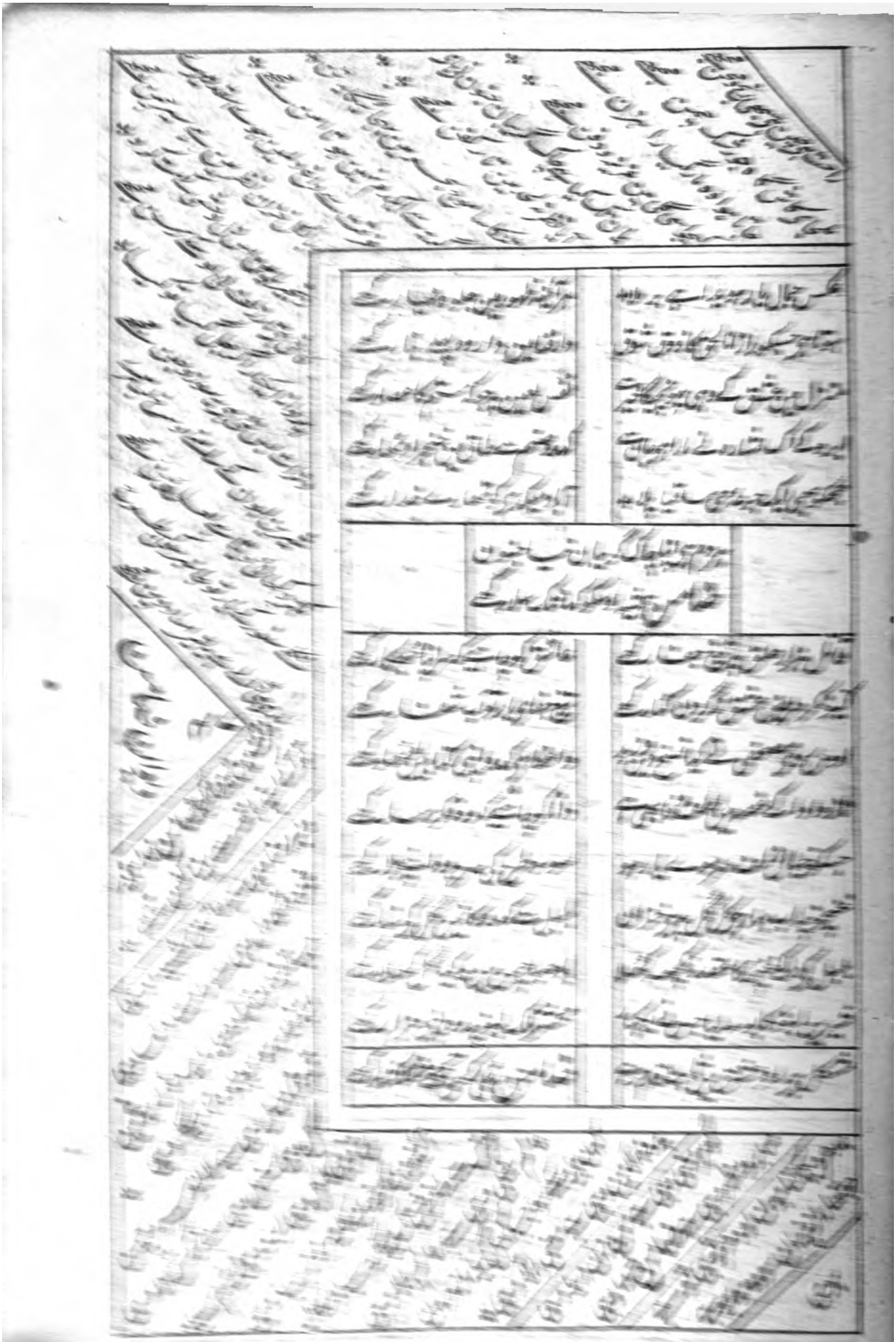
ظاہر و باطن الغرض نظر آیا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے — اول و آخر تو ہی خدایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

قاضی بنکے فتوا لگایا ملا ہوکے وعظ سنایا — زاہد مین جا تو بھی بجایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

وحدت کثرت ایک ہین تیری ذات سے تیری سب ہے مین — کیا کیا جلوہ تو نے دکھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

موتی مچھلی بر و آب حیوان دریا عین حباب — اپنے اندر آپ سمایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

عالم فاضل صوفی تو رند سب کو کشتہ عربدہ جو — فوق تحت سب تو نے بنایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے



جلا جلا کے مجھے خاکسار جسنے کیا
الٰہی آتش الفت مین وہ بھی جلجائے

پھرون ہون کوہ و بیابانمین میں گھبرایا
نکل کے گھر سے وہ جنگل مین جاکے گھبرائے

مین حال دل نہین کہتا حیا ہو دامنگیر
الٰہی اپنے غریزون سے وہ بھی شرمائے

دعا یہ ضامن مسکین ہو الٰہی قبول +
کبھی یہ اپنے وہ ظالم بھی خوب پچھتائے

وہ گل جو حسن پہ اپنے غرور کرتا ہے
خزان بھی آئے وہ مکھلائے اور مرجھائے

نہ عشق تم کرو اہل حجاز ظاہر کا
کہا نتلاک تمھین ضامن غریب سمجھائے

کون و مکان مین جلوہ نما کسکا نور ہے
اس نور احمدی کا یہ سارا ظہور ہے

ہر کوچہ و گلی ہے مدینہ کی حق نما
موسی کے واسطے فقط ایک کوہ طور ہے

ہم دیکھتے ہین نور محمد کو ہے محیط
نور بصر کے مثل ہر ایک جا فور ہے

دریای غم کی موج مین ہمت نہ غرق ہو
لینا خبر جہاز کی تو ضرور ہے +

تابان ہے آفتاب جمال محمدی
دیکھے نہ چشم کور تو اپنا قصور ہے

ای وصلخواہ دیکھیے سنگ فراق سے
شیشہ ہمارے دل کا ہوا چور چور ہے

عقل رسای اہل کمالات را زمین
توصیف ذات پاک مین کسکو عبور ہے

منکر جو ہین شفاعت احمد شفیع کے
ذات خدا سے ہو گیا بالکل وہ دور ہے

تو کھول کر کے آنکھ رسول نما کبھی دیکھ
کسکا یہ نور سامنے تیرے حضور ہے

ہزارون غم کے بعد دل بھی کسی سے لگائے کوئی
جسے کھیلنا ہو آکے مرے سر سے پاؤن پر کھیلے

ہزارون قتل کیے ایک نظر سے ہوتا
ہمارے خنجر ابرو کا کیا ہی کہنا

ہزارون تیر سینے پر ہمارے کھائے کوئی
ہمارے دل کی ہمت کا ہی کہنا

ہزارون غم کے بعد دل بھی کسی سے لگائے کوئی
جسے کھیلنا ہو آکے مرے سر سے پاؤن پر کھیلے

ہزارون قتل کیے ایک نظر سے ہوتا
ہمارے خنجر ابرو کا کیا ہی کہنا

ہزارون تیر سینے پر ہمارے کھائے کوئی
ہمارے دل کی ہمت کا ہی کہنا

جنون نے چھوڑا نہ ایک تار پیرہن کا ہمارے
بدن پہ خاک فقیرون کے پھانکتے ہین

ترا سا شکل کہان دل برشتہ خو ہرن
ہمیشہ خون جگر کا میری غذا ٹھہری

خدا کیوا سطے اپنا دکھا رخ زیبا
لبو پہ آکے میری جان مبتلا ٹھہری

جو قتل کرکے میری لاش کو کیا پامال
ہمارا خون ترے پاؤن کی حنا ٹھہری

ملوث پیار محبت سے جسطح پر ہوا
ہوئی نہ ہم سے خضاب کبھی کیا ٹھہری

جنگ تمھاری عشق مین بالکل نہ ہوفنا
دعوی شیخ و برہمن پہ نہ فریفتہ ہو

ہمکو نہین ہی خوف قیامت کا ہم ہین
ضامن ہمارا مالک یوم النشور ہے

تمھاری تیغ غمزہ کی دوا ٹھہری
فریب بسمل پشیدا خزان ہی کیا ٹھہری

ہمارے عشق کو پیار کی شفا ٹھہری
تمن مین آکے کوئی دم چہ وصبا ٹھہری

عکس

ہجر میں تیری یہ پردا اپنا جینا ہو چکا
فکر فرقت غم بھی اب دیتا نہیں کھانے مجھے

یارِ پہ ضامن فدا اب ہو چکا دل جان سے
واعظ اور ناصح عبث آتے ہیں سمجھانے مجھے

یا مصطفےٰ یا مرتضیٰ ضامن علی ضامن علی
مشکل کشا صلِ علیٰ ضامن علی ضامن علی

احمد محمد مصطفےٰ خاتون جنت بے ریا
حسنین جان مرتضیٰ ضامن علی ضامن علی

شاہِ نجف شیرِ خدا بر من مدد یسیی آ
سلطان شاہِ لافتیٰ ضامن علی ضامن علی

ہو حکمران کاف و نون تو شمع میں پروانہ ہوں
الفت میں تیری دل جلا ضامن علی ضامن علی

تو لن ترانی مت سنا میں بے قراری کہہ رہا
اک جھلک روئے دکھا ضامن علی ضامن علی

ہے تو کہاں اور میں کہاں آ جا ہے ذات حق عیاں
پردہ خودی کا اٹھ گیا ضامن علی ضامن علی

اے نور ذات پنجتن روشن ہے تجھ سے جان من
تجھ سے ہے عالم پر ضیا ضامن علی ضامن علی

نام علیؑ نام خدا ہر شان میں جلوہ کیا
اے گاہ بندہ گہ خدا ضامن علی ضامن علی

ظاہر ہوا نور ازل پر شکل و شان جزو و کل
میں کیا کہوں اس سے سوا ضامن علی ضامن علی

الٰہی دولہا پہ پیاری تجھ عیش و عشرت مبارک ہووے
شہانہ جوڑا گہرا سہرا نبی نعمت مبارک ہووے

کلاہ و دستار اور مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قبائے دیبا ختائی رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے

قمر کی مانند آج دولہا تو بزم انجم میں جلوہ گر ہے
فلک پہ اس میں کو فرحت یہ تیرک جنت مبارک ہووے

ضامن

صلوات بر محمد و آل محمد ہی

آن کی کیا ہے کہ ہو اوپیاری ہوری
کیسی جانی ہے موہن میں بہاری ہوری

وحدت و رنگ فشاں ہے جو تماشا ہوری
چشم خونبار ہے دل سے ہے ہماری ہوری

تقوی دل کی ہو ترے عاشق سے پیاری ہوری
خون دل کی ہو آنکھوں کی یہ دھاری ہوری

بلا کشوں سے کسی پر نظر عنایت ہو
کسی کا دل نہ دکھے کسی کو بھی کسی سے نہ کلفت ہو

ہو مبارک تجھ کو یہ شادی یہ خوشی
ہو مبارک تجھ کو یہ شادی یہ خوشی

اگر لگی ہو جو دل ہی گیا ہے میں کہیں بالکل مل ہی گیا ہے میں
جیسا جلا ہے دل کو جلانا کوئی نہیں رے

عشق خدا ہے یار ایمان ہے میں کہیں کچھ کوئی خیانت
ایسا گران کو سر پہ اوٹھانا کوئی نہیں رے

ضامن علی تو خوب سمجھ لے کہا ہے جو طرح ابھی کر لے
ایسے جہان میں پھر کے تو آنا کوئی نہیں رے

عجب ہیں قدرتیں کارخانہ خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے
دکھائی دم دم وہ دانہ شانیں خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

میں سن چکا ہوں بہت فسانے خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے
یہ واعظ آیا ہے کیا سنانے خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

کھلا نہ پردہ کبھی یہ یارو خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہو
ہوئی ہیں عالم ہزاروں پیدا خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

کسیکے سر پہ ہے تاج شاہی کسیکی قسمت ہے پھوٹ کر آئی
کوئی ہے صحرا میں خاک چھانی خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

مثال نرگس کے چشم گر وہ ہمکو جانی تھے عین جادو
اب آنکھ میں ہے لگی جو پانی خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

بہت نجومی نجوم والے کسینے قرعہ رمل کر نکالے
کوئی نہ قدرت کا بھید جانے خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

جو قید مذہب کے ہیں مقید ہوا حنت میں ہیں وہ جہد
کہیں ہیں قصے کہیں کہانی خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

جو آکے پڑھتی تھے مجھ سے امجد حصول کر کے بہت فوائد
وہ ہمکو آتی ہیں آزمانی خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

ہزار دانا ہزار عاقل ہزار عالم ہزار افاضل
جو کچھ کہ چاہا کیا خدائی خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

کسیکو آب و تبا پلا دی کسیکو دیدی دم بھلا دی
کسیکو آئی وہ دم کھلائی خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

نہ فکر کر تو خوشی و غم کا خدا ہی مالک ہے ہر دو عالم کا
ہمارا کہنا یہ کون مانے خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

کہا جو موسیٰ نے رب ارنی کہا خدا نے لن ترانی
وہیں وہ جلوہ لگا دکھانے خدا کی تا ہیں خدا ہی جانے

مولوی جی تم ہوئے ظاہر بنا باطن خراب
ان دغا بازی کے مسلوں کا بتانا چھوڑ دے

رنگ لائیگا یہ اکدن آپکا رنگ حنا
بے گناہوں کا ستمگر خون جانا چھوڑ دے

زہد تقوی جبہ و مسواک تسبیح بیان پہ لے
ضامن اپنا طرز اتبوعاشقانہ چھوڑ دے

آ کی اس دنیا مین یار وداع حسرت لیچلے
داغ دل پر لیچلے کیا بار صحبت لیچلے

رنج و غم سوز جگر بیتابی دل لیچلے
ہم بغل مین اپنے اک شور قیامت لیچلے

سر کو کب جاتی ہین کوئی یار مین ہمتو مگر
سر کو اپنے دوش پہ چیہین ہو طاقت لیچلے

عشق عاشق ہو گیا ہی حضرت انسان پر
چھین کر ملکوت سے بار امانت لیچلے

کوی جانا مین جب آئی سو گئے بیمار عشق
جا کی ہم دار الشفا مین رنج و رحمت لیچلے

رشک گلزار ارم تھا آپکے جانیسے گھر
کلبۂ احزان سے میرے تم تو برکت لیچلے

تم رقیبونکو جو قاتل ساتھ اپنے لیچلے
ہمکو وحشت لیچلے ہم ساتھ وحشت لیچلے

اوس صنم کو ساتھ اپنے اہل ہمت لیچلے
واے قسمت ہمتو اپنے دلمین حسرت لیچلے

ہم محبت کر چکے جان پر تو آفت لیچلے
دے چلے دل ہمکو ہر دم کی مصیبت لیچلے

دم نہ مارا منے قاتل تیغ دو دم کر تلے
جان کو تسلیم کی ایمان سلامت لیچلے

کوچۂ جانا مین ضامن جو گیا یار اگیا
شکر ہی تم جان کو خیر سلامت لیچلے

تریاق زہر مار سیہ کا اوتار دے
دستی ہو زلف مار وہ کافر ہے مار دے

ضامن قمار بازی سودای عشق مین
ہارے گا جان اور نہ کچھ اختیار دے

ضامن ۴۳

اے باد صبا باغ مین سب گل ہین کھلائی
پر دل کی ہماری نہ کلی تونے کھلادی

اس جانکو کھتا ہی فدا کرنیکو تجھپر
آئی تھی قضا لینے کو پر جسنے ٹلادی

جیتا ہوا جاتی نکوئی پھر کے یہان سے
پھرتی ہی ہر ایک کوچۂ قاتل مین منادی

آرام سی سوتی تھے پڑے ملک عدم مین
اے عشق مجھی لاکی یہان دھوم مچادی

اے دشمن احباب محبت گرا اعدا
پہلی ہی ملاقات مین ملکر کے دغادی

اس عشق نے اولٹے ہین سبھی کام ہمارے
شادی تو میرا غم ہوا اور غم ہوئی شادی

ملنی کی قسم کھائی ہی قاتل نے یکایک
اے قاصد بدفال یہ کیا تونے سنادی

مفسد نکہو عاشق جانباز کو صاحب
ہان حسن مگر آپکا بالکل ہی فسادی

اس عشق ذوالجلال نے پہونچایا ہی فصاحت
گو خاک مین لیکر کے میری خاک ملادی

دکھادی مکو جمال اپنا مین جان بلب ہون آن کیا ہی
یہ خاکسارون ہی رنج کیا ہی یہ کیسوں ملال کیا ہی

کمان ابرو تیغ خونی قضا ہو قبضہ مین جسکے قاتل
تمھارا ابرو کی آگی مہر و فلک پہ دوش ہلال کیا ہی

اگر ہی جنجال میری جانکو مین پیر کھتا ہون شکل سنبل
کہ قید کرنیکو مرغ دل کی تمھاری زلفونکا جال کیا ہی

تمھارے قدو خمین دم نکلنا یہی تمنا ہی عمر دنکی
جو باد شاہونکا وصل چاہی نہ فقیر سکی مجال کیا ہی

اوٹھا نہ دی تو اہی مکو مین تیرا عاشق ہون جانسپر گدا ہون
نہ چھوڑونگا تیری در کو تمھاری دل مین خیال کیا ہی

تمھارا رخسار حق نما ہی یہ آئینہ ہی جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہی تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہی

عاشق جانباز اکثر مر گئے +
وصل کی اوسکے تمنا کر گئے

پر نہ وہ آکر ملا آرام جان +
گھر گئے کتنوں کے اسمین سر گئے

دولت زر جمع کر جو مر گئے +
سر بسر قارون کے وہ ہمسر گئے

بازوی ملکوت وہان پر جل گئے
لامکان تک پر شہپر بے پر گئے

مر وتھے جو مر گئے زندہ ہوئے
اس جہانمین نام اپنا کر گئے

جی کنے جو مر گئے وہ چھٹ گئے
ہیسے غمخوارون سے وہ مقہر گئے

اوسکے جور وظلم نے مارا ہمین
جی گئے جیتے ہی جی جو مر گئے

ابر چشم زار برسے اسقدر +
نالۂ وتالاب ضامن بھر گئے +

نبی جی کا وہ عالی آستان ہے
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

اوڑائی خاک جسنے اب وہان سے
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

مکان اپنا ہوا جب لامکان ہے
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

شب معراج مین ہوے ملائک
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

شب یلدا مین نیچے رہ گیا چاند
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

ملائک لے گئے رضوان سے داد
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

وہان خاکی کہوئی ہو نیاسے غیشق
زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

ای باد صبا

ای باد صبا اوس گل خندان سے جا کر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
تجھ بن ہے ہمین باغ ارم بھی غم و آذر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر

ای باد صبا اوس گل خندان سے جا کر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
تجھ بن ہے ہمین باغ ارم بھی غم و آذر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر

ای باد صبا اوس گل خندان سے جا کر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
تجھ بن ہے ہمین باغ ارم بھی غم و آذر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر

ای باد صبا اوس گل خندان سے جا کر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
تجھ بن ہے ہمین باغ ارم بھی غم و آذر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر

ای باد صبا اوس گل خندان سے جا کر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
تجھ بن ہے ہمین باغ ارم بھی غم و آذر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر

ای باد صبا اوس گل خندان سے جا کر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
تجھ بن ہے ہمین باغ ارم بھی غم و آذر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر
ہم بلبل بیتاب ترے ہجر مین مضطر

دیکھی خط نامہ رسان کہنا یہ احوال سبھی
شکوہ جور و جفا گروہ زبانی مانگے

وقت عشق کا ہی طول ہین کیونکہ لکھون
ایک عالم مری قصہ کی کہانی مانگے

چاہ مین اوسکی زلیخا کی صفت ضامن ہے
دل و جان تجھ سے جو وہ یوسف ثانی مانگے

فرقت نے تری جان مری یار نکالی
کیون تیغ ستم تو نے ستمگار نکالی

تدبیر کوئی اور اگر یار نکالی
کیون قتل کی خاطر میرے تلوار نکالی

گر آہ کوئی ہمنے قضا کار نکالی
جان سخت رقیبون کی وہین مار نکالی

خفگی کی نظر مین ہین حکایات محبت
یہ وضع نئی تو نے فرہ دار نکالی

ابرو ی کمان تیز نگہ ناوک انداز
پیکان ہدف دل ہی میرے یار نکالی

اس مار سم آلودہ کاکل نے تمھاری
ماری ہوئی زلفونکے لیے مار نکالی

رخسارۂ روشن پہ سیہ زلف کو چھوڑا
اس صبح سعادت پہ شب تار نکالی

ہمکو جو کیا قتل کسی پردہ نشین نے
اب لاش میری یون سر بازار نکالی

کس جوش مین ہی دختر رز تیری تجلی
زاہد نے کرو کرنے کو دستار نکالی

جلجائیگا خیمہ ترا ای چرخ سیہ کار
گر آہ کوئی ہمنے شرر بار نکالی

دم بھر نہین دم لیتا ہی پہلو مین تو وحشی
بجلی کی صفت دل نی یہ رفتار نکالی

زاہد نی تجھے دیکھکے تسبیح کو پھینکا
گردن سے برہمن نی بھی زنار نکالی

کبھی مظہر کبھی ضامن کہین مشکل کشا حیدر
چھپا پردون مین ہے کیا کیا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

باقی نہ مین رہون نہ مری آرزو رہے
جاتا رہے نشان تعین کا سر بسر
عاشق کو چاہیے کہ نماز فنا پڑھے
نافہ ہے تیری ناف مین او آہوے ختن
پیاسا بجائے کوئی تری مے سے ساقیا
جوش جنون بجائیگا ہرگز یہ فصد سے
عاشق کو تیری دولت فصل بہار حسن
قاتل تجھے قسم ہی ذبح کر تو یون مجھے
منزل مین عاشقون کے نہین بو الہوس کو راہ
سب نے غریز ہمکو دیا ہے جواب صاف

یہ آرزو ہی ذات مقدس کو تو رہے
ذات بحت محیط مگر ہو ہو رہے
خون جگر کی آپسے کرتا وضو رہے
جس سے دماغ تیرا سدا مشکبو رہے
جاری رہے یہ دور ترا پر سبو رہے
باقی نکو کہ تن مین ہماری لہو رہے
حاصل نہو تو حشر تلک جستجو رہے
تسمہ لگا نہ باقی ذرا ایک مو رہے
جانا کو جان دی تو تری آبرو رہے
مونس ہمارا ایک یہی ہاؤ ہو رہے

ای غیرت دوئی تو ذرا دلمین آتو دیکھہ
ضامن ہون اوسکا مین جو اگر وہ کبھو رہے

دل عاشق مین وہ شور و شر رہے
مصیبت بیقراری سے مری ہاے

زمین پہ پاؤن مین گردون پہ سر رہے
ارے ظالم تجھے کچھہ بھی خبر رہے

جلا کر شمع کی مانند اسے عشق
ہمین ہین راہ تیری رات دن ہم
کبھی کیا ہم نے تجھ سے دل کی پنہان
وصال اسکا حاصل ہو تو لیکن
جدائی کا تجھے خوف و خطر ہے
بلا سے تا کہ سانس آخر ہے

کرے کیا بار الفت سے جو فرہاد
کہین کیا صاحبی ہے کیا غلامی
اوس بیدرد کا کیا ہے جو ہو آشفتہ
ہوا ہے کیا ہی اوسکا حسن بیباک
اوسی کا ہے یہ سب آشوب و غوغا

۱۷۹ دیوان ضامن

اب بلا ہی سے گئی تجھ سے جو عشق شیخ
دین و دنیا دیکھا ہون او رکیا باقی رہا
جان عاشق ہے فقط یان بیچنے کی چیز
ہو گیا بیخود وہ جس نے اک نگہ دیکھا اوسی
دیکھ او روی صنم کو قبلہ دیوار ہے
قافلہ قیس شہیدون کا علم کو ہے روان
آہ کا نیزہ لیے ہر اک علم بردار ہے

جلوہ حسن پہ پروانہ صفت جاتا ہے
اضطراب دل سیمت کچھ امثال برق تو
اوسطرف کے راہی اد ھر آیا نہین کرتے
ہم سوز دل و حشت کو جلایا نہین کرتے
بیخبر کو پیرون کی ہلایا نہین کرتے

محفل

ہوئی جبسے عاشق ہم اپنے عزیز و — طلب ہیکو اپنی ہے اور جستجو ہے
بجز حق نہین ہے کوئی جسم و جانمین — صدائے انا الحق کی یون گفتگو ہے
کبھی بن کے مجنون وہ بن کبن سدھارا — کہین چاک دامان کرتا رفو ہے
کہین قیقی ہوکے مسجد مین بیٹھا — کہین خون عاشق سے کرتا وضو ہے
کہین رند مشرب کہین ہے وہ صوفی — نہین اوس سے خالی کوئی رنگ و بو ہے
ہزارون ہوی مست پی کر کے ساغر — پیاری کی مے کا دہن پر سبو ہے
شہید ازل اوسکے خنجر کا ہون مین — بہا جسکے کوچہ مین اپنا لہو ہے
نزول اوسکی رحمت ہی ہمپر ہمیشہ — جو کتادہ خود آپ لاتقنطو ہے

لگو آگ جلجا یہ میخانہ اور مے — جو ساقی نہین اور مے پر سبو ہے

سوا تیرے ضامن نہ دیکھے کسیکو
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے

ظاہر و باطن تو نظر آیا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے — اول و آخر تو ہی خدایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
قاضی بنکے فتوا لگایا ملا ہوکے وعظ سنایا — دیر مین جاتو بجایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
وحدت کثرت ایک ہین تیری ذات ستیدر سب سنگ مین — کیا کیا جلوہ تو نے دکھایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
موتی مچھلی ہر و آب ہو جین دریا عین حباب — اپنے اندر آپ سمایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے
عالم فاضل صوفی تو رند سبو کش عربدہ جو — فوق تحت سب تو نے بنایا جو کچھ ہے سو تو ہی ہے

عکس جمال یار ہویدا ہے ہر بلا ✻ ہر آئینہ ظہور مین جلوہ نیا رکھے
ہوتا ہی جسکو راز انا الحق کا ذوق شوق ✻ دار فنا مین وارد وہ پہلے بنا رکھے
منزل مین عشق کے وہی پہونچیگا خیر سے ✻ نفس لعین پہ جو کہ ستم کا عصا رکھے
ابرو کے اک اشارہ نے مارا ہی جان سے ✻ کہدو صنم سے طاق مین خنجر اوٹھا رکھے
مجکو بھی ایک جرعۂ مے ساقیا پلا ✻ آباد میکدے کو تمہارے خدا رکھے

ہر دم ہی اپنا چاک گریبان نیا جنون
ضامن ہمیشہ اوسکو کہانتک سلا رکھے

قاتل ہزار حلق پہ تیغ جفا رکھے ✻ عاشق کو چاہیے کہ سر اپنا جھکا رکھے
کیونکر مریض عشق نہ گردن کٹا رکھے ✻ تیغ جفای یار تو آب شفا رکھے
اوس روی مصحفی نے کیا نسخ دین و زہد ✻ واعظ سے کہدو اپنی کتابین اوٹھا رکھے
ناز و ادا کے غصہ مین لطف و فا بھی ہے ✻ دانا کو چاہیے کہ وہ فکر رسا رکھے
جسکو خیال زلف سر موے یار ہو ✻ سو سو طرح کی سر پہ وہ اپنے بلا رکھے
غنچونپہ اب بہار ہی کل گل یہ ہی خزان ✻ بلبل سے کہدو کانمین گل کو سنا رکھے
بلبل کی دیکھ غنچہ کا عقدہ نکھسہ کھلا ✻ باد صبا چمن مین یہ کیا گل کھلا رکھے
شیرین لبونکا بوسہ لیا جس نے ایکبار ✻ محشر تلک لبونپہ وہ اپنے مزا رکھے
مشکل ہی راہ عشق مین ثابت قدم رہے ✻ ضامن علی کبھی تجھے مشکل کشا رکھے

راحت ہی جسکو کشتگی و خون ہی مجھے
عاشق ہی جو ہو یار کا مرنا ہی اوسکو جینا ہی مجھے
ہر آئینہ مین جلوہ نیا دیکھتا ہون مین
جو کھا ہی یہ ضامن سو وہ ہو بہو ہی

ضامن

جلا جلا کے مجھے خاکسار جسنے کیا
الٰہی آتش الفت مین وہ بھی جلجائے

پھرون ہون کوہ و بیابانمین میں جو گھبرایا
نکل کی گھر سے وہ جنگل مین جاکے گھبرائے

مین حال دل نہین کہتا حیا ہی دامنگیر
الٰہی اپنے عزیزون سے وہ بھی شرمائے

دعایہ ضامن مسکین ہو الٰہی قبول
کبھی پہ اپنے وہ ظالم بھی خوب پچھتائے

وہ گل جو حسن پہ اپنے غرور کرتا ہے
خزان بھی آئے وہ کملائے اور مرجھائے

نہ عشق تم کرو اہل مجاز ظاہر کا
کہانتلک تمھین ضامن غریب سمجھائے

کون و مکان مین جلوہ نما کسکا نور ہے
اس نور احمدی کا یہ سارا ظہور ہے

ہر کوچہ و گلی ہی مدینہ کی حق نما
موسی کے واسطے فقط ایک کوہ طور ہے

ہم دیکھتے ہین نور محمد کو ہے محیط
نور بصر کے مثل ہر ایک جا فور ہے

دریای غم کی موج مین ہمت نہ غرق ہو
لینا خبر جہاز کی اتبو ضرور ہے +

تابان ہے آفتاب جمال محمدی
دیکھے نہ چشم کور تو اپنا قصور ہے

ای وصلخواہ دیکھیی سنگ فراق سے
شیشہ ہمارے دل کا ہوا چور چور ہے

عقل رسای اہل کمالات راز ہین
توصیف ذات پاک مین کسکو عبور ہے

منکر جو ہین شفاعت احمد شفیع کے
ذات خدا سے ہو گیا بالکل وہ دور ہے

تو کھول کر کے آنکھ رسول نما سی دیکھ
کسکا یہ نور سامنے تیرے حضور ہے

ہجر میں تیری پیر و اپنا جینا ہو چکا
فکر فرقت غم بھی اب دیتا نہیں کھانے مجھے

یار پہ ضامن فدا اب ہو چکا دل جان سے
واعظ اور ناصح عبث آتے ہیں سمجھانے مجھے

یا مصطفےٰ یا مرتضیٰ ضامن علی ضامن علی
فتسکل کشا صل علی ضامن علی ضامن علی

احمد محمد مصطفےٰ خاتون جنت بے ریا
حسنین جان مرتضیٰ ضامن علی ضامن علی

شاہ نجف شیر خدا بر من دہد یسی آ
سلطان شاہ لافتی ضامن علی ضامن علی

ہو حکمران کاف و نون تو شمع میں پروانہ ہوں
الفت میں تیری دل جلا ضامن علی ضامن علی

تو لن ترانی مست سنا میں بے قراری کہہ رہا
ایجا وہی روشن وہی دکھا ضامن علی ضامن علی

ہے تو کہاں اور میں کہاں آجا ہو ذات حق عیاں
پردہ خودی کا اٹھ گیا ضامن علی ضامن علی

اے نور ذات پنجتن روشن ہے تجھ سے جان من
تجھ سے ہے عالم پر ضیا ضامن علی ضامن علی

نام علی نام خدا ہر شان میں جلوہ کیا
اے گاہ بندہ گہ خدا ضامن علی ضامن علی

ظاہر ہوا نور ازل پرتو کل و شان جزو کل
میں کیا کہوں اس سے سوا ضامن علی ضامن علی

الٰہی دولہا پیاری دونوں عیش و عشرت مبارک ہووے
شہانہ جوڑا گہرا سہرا بارونعمت مبارک ہووے

کلاہ و دستار اور مقنع گل بہاری کا تازہ سہرا
قبا ہے پیارا خضابی رنگین خدا کی رحمت مبارک ہووے

قمر کو مانند آج دولہا تو بزم انجم میں جلوہ گر ہے
فلک پہ اس میں کو فرحت یہ تیرے حضرت مبارک ہووے

آگ لگی ہے جل ہی گیا ہے تن من بالکل مل ہی گیا ہے
جیسا جلا ہے تن کو جلانا کوئی نہیں رے

عشق خدا ہے یار امانت سمجھ نہ سمجھے کوئی خیانت
ایسے گران کو سر پہ اٹھانا کوئی نہیں رے

ضامن علی تو خوب سمجھ لے کرنا ہے جو طے ابھی کر لے
ایسے جہان میں پھر کے تو آنا کوئی نہیں رے

عجب ہیں قدرتی کارخانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے
دکھائی دم دم وہ اپنی شانیں خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

میں سن چکا ہوں بہت فسانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے
یہ وعظ آیا ہے کیا سنانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

کھلا ہے پردہ کیا بیدمار خدا ہی جانے کہ کل کو کیا ہو
ہوئی ہیں عاجز ہزاروں سیانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

کسیکے سر پہ ہے تاج شاہی کسیکی قسمت ہے کج کلاہی
کوئی ہے صحرا میں خاک چھانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

مثال نرگس ہے چشم گریاں وہ تکتے ہیں راہ جانے والے
اب آنکھیں ہمسی لگی ہیں رانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

بہت نجومی منجم و اسکیسنے ہے رمل کے ڈالے
کوئی نہ قدرت کا بھید جانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

جو قید مذہب کے ہیں مقید ہوا ہی حبت میں ہیں وہ جکڑے
کہیں ہیں قصے کہیں ہیں گانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

جو آکے پڑھتی ہے مجھ سے ابجد حصول کرکے بہت فوائد
وہ سمجھ آتی ہیں آدمانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

ہزار دانا ہزار عاقل ہزار عالم ہزار فاضل
جو کچھ کہ چاہا کیا خدا نے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

کسیکو آب و طبا پلا دی کسیکو دیدی کیے دم جلا کے
کسیکو آئی وہ دم کھلانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

نگر کر تو خوشی غم کا خدا ہی مالک ہے بیش و کم کا
ہمارا کہنا یہ کون مانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

کہا جو موسیٰ نے رب ارنی کہا خدا نے لن ترانی
وہیں وہ جلوہ لگا دکھانے خدا کی تاہیں خدا ہی جانے

مولوی جی تم ہوئی ظاہر بنا باطن خراب
ان دغا بازی کی مسلو نکا بتانا چھوڑ دے

رنگ لائیگا یہ اکدن آپکا رنگ حنا
بے گناہوں کا ستمگر خون جانا چھوڑ دے

زہد تقوی جبہ و مسواک تسبیح بیان پہ لے
ضامن اپنا طرز اتبو عاشقانہ چھوڑ دے

آکی اس دنیا مین یار وداع حسرت لیچلے
داغ دل پر لیچلے کیا بار صحبت لیچلے

رنج و غم سوز جگر بیتابی دل لیچلے
ہم بغل مین اپنی اک شور قیامت لیچلے

سر کبکف جاتی ہین کوئی یار مین ہمتو مگر
سر کو اپنی دوش پر چسمین ہو طاقت لیچلے

عشق عاشق ہو گیا ہی حضرت انسان مین
چھین کر ملکوت سے بار امانت لیچلے

کوی جانا مین جب آئی سو گئے بیمار عشق
جا کی ہم دار الشفا مین رنج و زحمت لیچلے

رشک گلزار ارم تھا آپکے جانیسے گھر
کلبۂ احزان سے میری تم تو برکت لیچلے

تم رقیبونکو جو قاتل ساتھ اپنے لیچلے
تمکو وحشت لیچلی ہم ساتھ وحشت لیچلے

اوس صنم کو ساتھ اپنے اہل ہمت لیچلے
وای قسمت ہمتو اپنی دلمین حسرت لیچلے

ہم محبت کر چکے جان پر تو آفت لیچلے
دم چلی دل تمکو ہر دم کی مصیبت لیچلے

دم نہ مارا ہمنے قاتل تیغ دو دم کر تیرے
جان کو تسلیم کی ایمان سلامت لیچلے

کوچہ جانا مین ضامن جو گیا یار آگیا
شکر ہی تم جان کو خضر سلامت لیچلے

تریاق زہر مار سیہ کا اوتار دے
دستی ہی زلف مار وہ کافر ہے مار دے

ضامن

ضامن

ضامن

اے باد صبا باغ مین سب گل ہین کھلائی
پر دل کی ہماری نہ کلی تونے کھلادی

اس جانکو رکھتا ہی خدا کرنیکو تجھپر
آئی تھی قضا لینے کو پر جسنے ٹلادی

جیتا ہوا جاتی نکو ئی پھر کے یہان سے
پھرتی ہی ہر ایک کوچۂ قاتل مین منادی

آرام سی سوتی تھے پڑے ملک عدم مین
اے عشق مجھے لاکی یہان دھوم مچادی

اے دشمن اصباب محبت گرا عدا ؛
پہلی ہی ملاقات مین ملکر کے دغادی

اس عشق نے اولٹے ہین سبھی کام ہمارے
شادی تو میرا غم ہوا اور غم ہوئی شادی

ملنی کی قسم کھائی ہی قاتل نے یکایک
اے قاصد بد فال یہ کیا تونے سنادی

مفسد نکہو عاشق جانباز کو صاحب
ہان حسن مگر آپکا بالکل ہی فسادی

اس عشق نے فلاک پہ پہونچایا ہی فصاحت
گو خاک مین لیکر کے میری خاک ملادی

دکھادی مکو جمال اپنا مین جان بلب ہون تا کیا ہی
یہ خاکسارون ہی رنج کیا ہی یہ کیسوسے ملا کیا ہی

کمان ابرو تیغ خونی قضا ہو قبضہ مین کسکے قاتل
تمھارا ابرو کی آگے مہر و فلک پہ دوش ملا کیا ہی

اگاہی جنجال میری جانکو مین پیر کھتا ہون شکل سنبلا
کہ قید کرنیکو مرغ دل کی تمھاری زلفونکا جال کیا ہی

تمھارے کوچے مین دم نکلجا یہی تمنا ہی عمر دونکی
جو بادشاہونکا وصل چاہے فقیر سکین مجا کیا ہی

اوٹھا نہ دری تو اے ہی بکو مین تیرا عاشق ہون جانسے گذرا
نہ چھوڑ جاونگا تیری در کو تمھاری دشمن خدا کیا ہی

تمھارا رخسار حق نما ہی یہ آئینہ ہی جمال حق کا
کہ جسنے دیکھا ہی تمکو صاحب خدا کا ملنا محال کیا ہی

عاشق جانباز اکثر مر گئے ✣ وصل کی اوسکے تمنا کر گئے
پر نہ وہ آکر ملا آرام جان ✣ گھر گئے کتنوں کے آسین سر گئے
دولت زر جمع کر جو مر گئے ✣ سر بسر قارون کے وہ ہمسر گئے
بازوی ملکوت وہان پر جل گئے لامکان تک پر بشر بے پر گئے
مر وتھے جو مر گئے زندہ ہوئے اس جہانین نام اپنا کر گئے
جی کنے جو مر گئے وہ چھٹ گئے ہمسے غمخوارون سے وہ بہتر گئے
اوسکے جور وظلم نے مارا ہمین جی گئے جیتے ہی جی جو مر گئے

ابر چشم زار برسے اسقدر ✣
نالۂ وتالاب ضامن بھر گئے ✣

نبی جی کا وہ عالی آستان ہے زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے
اوڑائی خاک جسنے اب وہان ہے زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے
مکان اپنا ہوا جب لامکان ہے زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے
شب معراج مین ہوے ملائک زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے
شب یلدا مین نیچے رہ گیا چاند زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے
ملائک لے گئے رضوان سدا و زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے
وہان خاکی نکوئی ہو نیا ہے یہ عشق زمین اوپر ہے نیچے آسمان ہے

دیکھ خط نامہ رسان کہنا یہ احوال سبھی
شکوۂ جور و جفا گروہ زبانی مانگے

دفتر عشق کا ہے طول مین کیونکہ لکھون
ایک عالم مری قصہ کی کہانی مانگے

چاہ مین اوسکی زلیخا کی صفت ضامن ہے
دل و جان مجھ سے جو وہ یوسف ثانی مانگے

فرقت نے تری جان مری یار نکالی
کیون تیغ ستم تو نے ستمگار نکالی

تدبیر کوئی اور اگر یار نکالی
کیون قتل کی خاطر میری تلوار نکالی

گر آہ کوئی ہمنے قضا کار نکالی
جان سخت رقیبون کی وہین مار نکالی

خفگی کی نظر مین ہین حکایات محبت
یہ وضع نئی تو نے مزہ دار نکالی

ابروی کمان تیر نگہ ناوک انداز
پیکان ہدف دل ہو میرے یار نکالی

اس مار سم آلودۂ کاکل نے تمھاری
ماری ہوئی زلفون کے لیے مار نکالی

رخسارۂ روشن یہ سیہ زلف کو چھوڑا
اس صبح سعادت پہ شب تار نکالی

ہمکو جو کیا قتل کسی پردہ نشین نے
اب لاش میری یون سر بازار نکالی

کس جوش مین ہو دختر رز تیری تجلی
زاہد نے گرو کرنے کو دستار نکالی

جلجائیگا خیمہ ترا ای چرخ سیہ کار
گر آہ کوئی ہمنے شرر بار نکالی

دم بھر نہین دم لیتا ہی پہلو مین تہ و تشی
بجلی کی صفت دل نے یہ رفتار نکالی

زاہد نے تجھے دیکھکے تسبیح کو پھینکا
گردن سے برہمن نے بھی زنار نکالی

حسن رخ دلدار ہی کچھ اور زیادہ
انداز نئے ناز نئے طور زیادہ

الفت نہ محبت نہ تلطف نہ مروت
دنرات ستمگار کے ہین جور زیادہ

ممکن ہی وصف میم دہن ہوی کمر کی
ہوتا ہی مگر صرف یہان غور زیادہ

وہ چند ہوا حسن رخ یار کا تل سے
جون صفر سے اعداد ہون فی الفور زیادہ

گھبرا کے جو صحرا کو نکل جاتے ہو ضامن
ہو جاتی ہی وحشت بھی اسیطور زیادہ

دکھائی یار نے مہندی سی جب ہتھیلی کی ہاتھ
تو مانی مر گیا حسرت سے سر پہ مار کی ہاتھ

پڑھی جو فاتحہ تو قبر پر سیحا دم
تو گور سی تر اکشتہ اوٹھو سپار کی ہاتھ

ہی مرگ بعد مری خاک مین جنون کا اثر
بنائی قیس جو آجا ہی وہ کمہار کی ہاتھ

ہماری پیاس بجھے آب تیغ سی اوسکے
لبان زخم سی چومونگا اپنے یار کی ہاتھ

مریض عشق سے کہدو پڑھی نماز قضا
لگا کی کرلے تیمم میری غبار کی ہاتھ

وہ آئین غسل کے خاطر تو خوب نہلاؤن
غریق بحر محبت ہین بیقرار کی ہاتھ

پہونچ گیا ہون گلی مین صنم کی ہو کی غبار
غرض نہ پہونچے قدم تک تو خاکسار کی ہاتھ

عزیزو کیا کرے ضامن بہار دنیا کو
نہون گلیمین جو اوس یار گلعذار کی ہاتھ

ردیف یائے

خبر لو میری جلد تم یا نبی تو کہ کرو میری مولی علی | کہ مجھ پہ نازل بلا پہ پے در بار کہ وسلم وصل علیہ

وہ نور جمال مقدس دکھا کہ مشتاق جس نور کا تھا خدا
غم ہجر ضامن کہا تک سہو بار کہ وسلم وصل علیہ

کیا بیان کیجیے بیقراری آہ | دم گیا اپنا آہ کے ہمراہ
عشق مین شاہ کے ہوا ہی گدا | نملا مجھ فقیر سے وہ شاہ
نیم بسمل تڑپ رہا ہون مین | دیکھ میرے لگا ہی تیر نگاہ
عشق سی لامکان مین آ پہونچا | ام ہانی کے گھر سے عبد اللہ
عشق رہبر ہو زاہد واپس | عشق کو جانے کیا کوئی گمراہ
عشق یارو کوئی بری ہے بلا | خانمان جان و دل کرے ہی تباہ

عشق مین تیرے مر گیا ضامن
ڈھونڈھو ڈھونڈون کہان میرے اللہ

مظہر اسرار یہ دل ہے منور آئنہ | آئنہ اسکندری سی ہے یہ بہتر آئنہ
جب ہوا روئی مقابل تیری دلبر آئنہ | ہو گیا حیرت زدہ سا دیکھ مشدر آئنہ
زنگ عصیان سے جو ہو دل کا مکدر آئنہ | سنگدل تھہرے ہین اوسی ہی تھہر آئنہ
مہ کا آئینہ بھی تیری دید کا مشتاق ہے | اسلیے پھرتا ہی گردون لیکے گھر گھر آئنہ
آئینہ بندی نہ کیونکر مین کرون اے نازنین | ہی تیری تصویر میری دل کے اندر آئنہ

دیوان ضامن ۳۶

پیشہ میرا کاہ بار ہون واللہ باللہ
زلف سی پیچان کا گرفتار ہون واللہ باللہ
سانولیا جا مت نگا ہمکو بلا بس رحم کر
کو دمت کا طالب گار ہون واللہ باللہ
ہو ترے یوسف کا خریدار ہون واللہ باللہ
عشق مین تیرے ہوا ہون کیا سی کیا
عشق کے مرض کا بیمار ہون واللہ باللہ
عشق سی کل کی شگفتہ ہو گیا
دل ہو دل کا گلزار ہون واللہ باللہ
عشق نے تیرے کیا ہی بیقرار
بیقرار ہون واللہ باللہ
عشق مین تیرے ہوا ہون کیا سی کیا
عشق کے مرض کا بیمار ہون واللہ باللہ
عشق سی کل کی شگفتہ ہو گیا
دل ہو دل کا گلزار ہون واللہ باللہ
عشق نے تیرے کیا ہی بیقرار
بیقرار ہون واللہ باللہ

حسن

انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

زہی تسکین محبوب گلرو پری کی مانند شعلہ رو — کیا وہ محفل مین جسنے رشتہ ہا شمال شمع جلا کی ہمکو
کجا صراحی کدام میکش ہوئی ہی وحشت مجھ سے سب کو — ہم آپ ہی بیٹھے ہین جمکی ماری نچھیڑ و بندہ خدا کی ہمکو

غریب مسکین فقیر ضامن لگا ہوا ہی امن تمہاری صابر
کہ رشک جنت حریم کویتا دٹھانہ یا نسی بٹھا کی ہمکو

کسطرح ڈھونڈیے اوسے جسکا پتہ نہو — مسکن ہر ایک جا یہ کا جب تک سنا نہو
جب تک خیال غیر سے سینہ صفا نہو — اوس بت کدہ مین نور جمال خدا نہو
شمع کیطرح جل کے ترا راز وا نہو — خاموش جل بجھے کہ دھوان یک ذرا نہو
جسسے خفا تو اوبت نام خدا نہو — بیجرم قتل یار کسیکا روا نہو ✣
سرسبز ہو کہان ثمر و شاخ برگ گل — دانہ کیطرح خاک مین جبتک ملا نہو ✣
جلجل کے خاک بھی نہوا اور بجھنہ بجھا — جیسا کہ مین جلا کوئی ایسا جلا نہو ✣
گر جا ہی بام پر سے نکلجا ہی دم بھی گر — پر دل سے تیرے عاشق شیدا گر نہو
کیا جانے کوئی گریۂ سوزان شمع کو — راز تپ درون اگر بر ملا نہو ✣
حال تباہ میرا بیان اوس سے کیجیو — اسطرح نامہ بر کہ سخن مین گلا نہو ✣
سامان عیش کیجو نہ مہمان سرائے مین — دنیا مین یار کوئی ہمیشہ رہا نہو ✣
اوسکی سوا نہین ہی کوئی سازگار خلق — ضامن ہر ایک کار کا غیر از خدا نہو
آمل بیار ی آمل یار آمل جانی آمل تو — انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

وظائف

ضامن علی نہو کو خدا ذکر کیا کرے انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو

رویلف ہا

میم کجان دل کے کیا ہی کی ہی وبارک وسلم وصل علیہ
خدا خود محبت کی فرمایا ہے وبارک وسلم وصل علیہ
محمد کو عمران مین یا خدا وحی کی ہے وبارک وسلم وصل علیہ
کمالات رب کی ہوئی ذمہ مین ایک وبارک وسلم وصل علیہ
خدا خود محمد کے ہم محمد ہے وبارک وسلم وصل علیہ
محمد کی یاد مین ہی ہر دم ہی ہر دم وبارک وسلم وصل علیہ
محمد کی یاد مین ہی ہر دم ہی ہر دم وبارک وسلم وصل علیہ

قطرہ ہی بحر واقعی ذرہ ہی مہر آپ ہی
قطرہ بقطرہ یم بیم نہر بہ نہر جو بجو

کعبہ و دیر میکدہ مظہر یار جا بجا
طرف بطرف سو بسو مہر بہ مہر رو برو

نکہت نور احمدی جسکی ہی سب تہ تازگی
غنچہ بغنچہ گل بگل رنگ بہ رنگ بو بہ بو

پیار سے صنم نقاب اوٹھا ضامن علی کو منہ دکھا
تازہ بتازہ نو بہ نو غمزہ بہ غمزہ دو بدو

مائل اوسکے حسن پر اپنی طبیعت ہو تو ہو
ہی کسیکو کام کیا ہمیں مصیبت ہو تو ہو

عاشق جانباز کو کیا چاہیئے ناموس و ننگ
مثل مجنوں ہو جہان مین کو نصیحت ہو تو ہو

سخت بیرحمی ہی تجھکو او ستمگر بے خبر
عاشق شیدا کو تیری گر چہ ذلت ہو تو ہو

ابام وحدت پینے سے کب رہتی ہین ہم محتسب
واعظون کی ہمین کیسی ہی نصیحت ہو تو ہو

روئے جانان کی مقابل بے حقیقت ہی قمر
سامنے اوسکے کسیکی کچھ حقیقت ہو تو ہو

آپ گم جائے صنم مین اور انا لیلی کہے
مذہب عشاق مین ہان یہ شریعت ہو تو ہو

میری وحشت نے کیا آباد کوہ و دشت کو
بعد مجنوں کی تجھے ضامن خلافت ہو تو ہو

مجکو دیکھو تو مین کیا ہون تمنا ہا یا ہو
مطلع نور خدا ہون تمنا ہا یا ہو

درد مین درد تم درد دوا می دوری
درد کی اپنی دوا ہون تمنا ہا یا ہو

فکر کاکل کا عدم مین تو نہ تھا اب لیکن
بستہ زلف دوتا ہون تمنا ہا یا ہو

مجکو عاشق کہو معشوق کہو عشق کہو
جا بجا جلوہ نما ہون تمنا ہا یا ہو

کیون نہو پیار میرے دیکھین زیادہ اُنسے
نظر پیار ہی دیکھین ہین پیاری آنکھین

شوق دیکھین نہ ناز نرگس شہلا کا ذرا
جسسے دیکھی ہین تمھاری ہے پیاری آنکھین

اک نظر کرتے ہی اسرار خدا مجھپہ کھلا
اونکی آنکھونپہ ہین قربان یہ ساری آنکھین

بیخود و مست ہوا عاشق شیدا ضامن
جب سے دیکھی ہین تمھاری وہ خماری آنکھین

ردیف واو

فرقت یار کا یارو نہین یارا ہمکو
ہجر کافر نے تو اب جان سے مارا ہمکو

غم فرقت نے ستمگار کے مارا ہمکو
سخت مشکل ہی بغیر اوسکے گذارا ہمکو

اپنی بیگانون کی نظرون سے گرایا ہمکو
ایسی حالت مین گیا چھوڑ کے پیارا ہمکو

جس تجلی سے جلا طور ہوے محو کلیم
ضامن ارنی کہے دکھلا وہ خدارا ہمکو

عشق نے خاک مین کیا خوب ملایا ہمکو
پھر نشان اسنیا جو ڈھونڈا تو نپایا ہمکو

خواب نابود مین آرام سے سوتی تجھے پڑی
سوزش عشق مگر تو نے جگایا ہمکو

اوسکی خوابیدہ آنکھون نے غریزہ ہمکو
آنکھ لگتی ہی نہ خاک سولایا ہمکو

دفن کرنا مجھے یارو تہ دیوار صنم
سایۂ عرش سے بہتر ہے وہ سایا ہمکو

استخوان پھرتے ہین ٹھکراتی ہوئی لیلیٰ سے
اب سگ کوچۂ جانان نے گرایا ہمکو

آج ضامن کو سنا دی وہ صدائے طوطی
جسکے قربان ہین سب مرغ چمن گلرخ من

ہمنے بحر عشق مین ہر چند ماری ہاتھ پاؤن
کب ہوئی موج سلاسل ہی کناری ہاتھ پاؤن

قید مین مجنون نے تیری خوب ماری ہاتھ پاؤن
چھٹ نہین سکتی سلاسل سے بچاری ہاتھ پاؤن

کھینچ کب سکتا ہی مانی تیری دست و پا کی شکل
مانی قدرت نے تیری یہ سنواری ہاتھ پاؤن

بیچ کر مجکو قاتل نے کہا خوش ہو کے یون
ابتو ٹھنڈی ہو گئی بسمل کی ساری ہاتھ پاؤن

میری دست و پا کی بندش دیکھ مجنون رو دیا
قید مین کب تھی بندھی ایسی ہماری ہاتھ پاؤن

تیر دستی کر چکا قاتل کہا مین تھک گیا
یہ تڑپتا ہی پڑا اسکے نہ ہاری ہاتھ پاؤن

پنجہ خورشید سی رفتار چون کبک دری
تیری دست و پا پہ ہر اک کیون نہ واری ہاتھ پاؤن

ہی دلیل خون عاشق فندق رنگ حنا
دیکھتے ہین سرخ ہم جو یہ تمھاری ہاتھ پاؤن

جا بجا لالہ کھلا خوبان سی بر فرش زمین
کونسی عاشق نے تیری یہان پساری ہاتھ پاؤن

موج سی دریا کے ساحل ہون ہم زیر و زبر
مین اگر دریا ہون غم کا ہین کناری ہاتھ پاؤن

عمر ساری کٹ گئی ضامن کی راہ عشق مین
جیسے طفلی مین کھڑی ہو کر سنواری ہاتھ پاؤن

وہ آپ آکے ملا آج عید ہے ضامن
نصیب نیک ہی طالع سعید ہے ضامن

یہ ایک باغ ہی ہر رنگ کے کھلے ہین گل
بچشم غور جو دیکھا تو دید ہے ضامن

ہزارون قتل کیے مجھسے بیگنہ قاتل
تمھاری تیغ نگہہ کا شہید ہے ضامن

ممکن نہین کہ جور سے تیرے کوئی بچے
قاتل ہے ہم آپ کی تلوار رات دن

عالم شباب کا میرا سارا گذر گیا
امید وصل مین تیری عیار رات دن

مجنون کو خلق نے تو اب ایسا بھلا دیا
میرا ہی ہر گلی مین ہے تکرار رات دن

رخ مطلع السحر ہے شب تار زلف ہے
گویا ہم مین یار رویہ دو یار رات دن

دیکھا جو دلربا نے مجھے آپ مبتلا
سنگی دلی سے کرتا ہے سنگسار رات دن

بہر دہ جہان ہی رشتہ الفت کو توڑ کر
زلفون کا ہو گیا ہون گرفتار رات دن

دار الشفای یار مین جا کر کوئی کہے
آہ و فغان مین ہی تیرا بیمار رات دن

گو عام خاص طالب حور و قصور ہین ✣
ضامن حضور کا ہے طلبگار رات دن

مین جمعہ بن یار مرتا ہون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون
تیرا جلوہ ہی گو ناگون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون

پھرا مین کوہ اور بن مین لگی آتش میرے تن مین
مین اوس بن ہو گیا مجنون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون

ہماری عمر یہ یار فراق یار مین گذری
کف افسوس ملتا ہون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون

سراغ اوسکا نہین ملتا تمام عالم مین گھوم ڈھونڈا
بدور گردش گردون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون

مثال طائر عنقا نظر آتا نہین پیارا
چھپا پردے مین ایسا کیون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون

کہین پاؤن اگر اوسکو تو لے آؤن مین گھر اوسکو
بلبھی اوسکو بتا دون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون

مین خاک کوئی جانان کو کیا گلزار رشک گل
میری خونسی ہے وہ پرخون کہان جاؤن کدھر ڈھونڈون

میرے حال زار کو او بتو کوئی دیکھے ہے تو کہی ہے وہ
یہ مریض عشق ہے دستوا سی ہے جنون سحر نہین

سنی کون نالہ بلبل و گل آتشین پہ تو مت چلو
چمن خنز انسے اب اوٹھ چلو کہ شگفتہ یا گل تر نہین

لکھی نقش کی بھی فسوں گری پڑی ہی میں عمر سیاہ مری
کہ جو تا بع ہو تو میرے وہ پری ہان تو کچھ بھی اثر نہین

نہ تو نالہ سنتا ہی گل کا کان شفیق ہے کوئی باغبان
ہوئی کیون دیوانی یہ بلبلان کہ وہ کرتی یا سے سفر نہین

کبھی برق سان تپے تاب ہی دل وحشی ایسا خراب ہے
گیا پہلو سے ایسا شتاب ہی کوئی جانا ایسا شرر نہین

تیرا کوچہ پہ شک چمن ہوا میرے خونسے لالہ جو رنگیا
ہوا رشک خلد یہ ای دلا مجھی رنج زخم ہنر نہین

میری اشک کثرت گریہ سے کہ جو آنچے سو وہ خون ہوے
یہ عجیب رنگ بدل گئی کہ عقیق ایسا یہ گہر نہین

میان مرنیکو سبھی مرتے ہین سفر عدم سبھی کرتے ہین
جو خودی سے اپنی گذرتے ہین کوئی ضامن ایسا سفر نہین

مین نہین جلوہ نما آپ ہی پیارا مجھ مین
نقش فی النفس کم جسنے سنوارا مجھ مین

فرقت یار کا یارو نہین یارا مجھ مین
عشق نے شور مچایا ہی دوبارا مجھ مین

یار کو ڈھونڈا تو پھر آپ مین پایا مینے
سخن اقرب کا وہ کرتا ہی اشارا مجھ مین

کوزہ گر لیکے بنا خاک کا تو جام الست
شوق نے گوندھ لیا عشق کا گارا مجھ مین

نام سی غیر کے غیرت ہی تو آمل پیارے
ہجر کا تیری نہین اتو سہارا مجھ مین

راز مخفی کیا انسان مین ظاہر اوسنے
چارہ گر آپ ہی ڈھونڈھی ہی وہ چارا مجھ مین

ظاہر اقطرہ ہون معنی مین ہون دریا قلزم
بحر عرفان کا ہی گم گشتہ کنارا مجھ مین

ہی گمان اگر کہان وہ حسین حلاج
آپ ہی یار انا الحق ہی پکارا مجھ مین

اسلیے غیب سے آیا ہی شہادت مین وہ گل
یعنی جلوہ کا کری اپنی تجلی ظاہر

مثل عشق مین لازم ہی رضا و تسلیم
لگ گیا مجھ مین ہی اور پھر تا ہی آرا مجھ مین

عاشق زار مین یا ہون مین ڈھونڈھون کسکو
مین ہون پیارا مرے مین خود ہی پیارا مجھ مین

عشق آئینہ ہی اسرار تجلی ہی سجا
دیکھلو جلوہ نما آپ ہی پیارا مجھ مین

ماکل دل تو فنا ہو تو بقا ہی ضامن
آپکا گھر ہی میان سے خدارا مجھ مین

مین نہین یار و فنا فی فنہ کری ایڑیان
فنی عاشق مین کفن پیا اور تری ایڑیان

چہ مراہون مین بس بہانے ہی بہر کی ایڑیان

فضل یزدان مین نا جانے ہی بہر کی ایڑیان

کہکشان مین کہکشان ہی بہر کی ایڑیان

انہی ایجاد کی کہکشان ہی بہر کی ایڑیان

بدر کامل کی ہی ہون مین بہر کی ایڑیان

کہکشان مین کہکشان ہی بہر کی ایڑیان

چھپ گیا ہی کہان وہ حسین حلاج
آپ ہی یار انا الحق ہی پکارا مجھ مین

شمس اسرار حقیقت کا ہوا جلوہ طلوع
ذرہ سے فرش تلک جلوہ ہی سارا مجھ مین

لازمین ہی کھلی آنکھ کو دیکھا جا مع
ہی گیا مجھ مین ہی اور پھر تا ہی آرا مجھ مین

عاشق زار مین یا ہون مین ڈھونڈھون کسکو
مین ہون پیارا مرے مین خود ہی پیارا مجھ مین

عشق آئینہ ہی اسرار تجلی ہی سجا
دیکھلو جلوہ نما آپ ہی پیارا مجھ مین

ماکل دل تو فنا ہو تو بقا ہی ضامن
آپکا گھر ہی میان سے خدارا مجھ مین

مین نہین یار و فنا فی فنہ کری ایڑیان
فنی عاشق مین کفن پیا اور تری ایڑیان

باد خزان نے یار کے برباد کر دیا
غنچہ ہماری دل کا جو اب تک کھلا نہین

پیاسا نجائے کوئی پلا دی سبیل ہے
ہی میکدہ یہ پیر مغان کربلا نہین

دامن ہی میری ہاتھ مین مخدوم پاک کا
ضامن کو خوف دونون جہانمین ذرا نہین

چشم گریان سینہ بریان سیکڑون
ہین تیری کوچے مین جانان سیکڑون

ای صبا کر کے پریشان زلف یار
کر دی ہین دل پریشان سیکڑون

ای جنون ہاتھون سے تیری عشق نے
پھاڑ ڈالے ہین گریبان سیکڑون

بستۂ زنجیر گیسوئے دوتا +
ہین صنم گبر و مسلمان سیکڑون

جستجوے یار مین ہین ناتوان
گاہے افتان گاہ خیزان سیکڑون

عشق تو نے کر دیے ظاہر عیان
میری دل کے راز پنہان سیکڑون

ای ستمگر تیری بیرحمی سے ہاے
جا بجا پھرتے ہین نالان سیکڑون

کسطرح جاؤن عزیزو اوسکے گھر
ہین کھڑے ہر در پہ دربان سیکڑون

کوئی خندان کوئی گریان درد سے
ہین بہت حیران پریشان سیکڑون

کچھ نہ پوچھا کیا ہوا ای سنگدل
ہو گئی گو تجھپہ قربان سیکڑون

ناقۂ لیلی نہین ملتا ہے قیس
چھان ڈالے ہین بیابان سیکڑون

تیری شیدا کو نہین پروا ے خلد
گو وہان ہون حور و غلمان سیکڑون

چشمے ہون کامرین ضامن
مشکلین اوسکی ہون آسان سیکڑون

لا مکان مین مکان رکھتے ہین
لی نشان کا نشان رکھتے ہین

بعد فنا بود سے نہین کچھ کام +
اس سے آگے دھیان رکھتے ہین

جب عدم سے وجود مین آئے
ذرات واجب کو گھر دیا ممکن +

عشق جب پیدا ہوا ہے ہم مین
ہم بھی دل مین مکان رکھتے ہین

راز ہو ہو کے ہیچ ہو ہو کے
صورت سر بمہر نقطہ سے

جان اپنی تو ہے ہی جانان کی
اپنے جانان کی جان رکھتے ہین

کر قضا سے ہم آن رکھتے ہین
کس بلا سے ضرار یاصف ہین

کر تجلی جو رخشان ہو ہمارے ایمان مین
ہم مکان رکھتے ہین ضامن لا مکان رکھتے ہین

بعد وصل کا ہے وہ عالم کیا
شب ہجر کی ہے یہ کیا بلا

وہ طبیب اپنا شفیق تھا ہمدم
کیا علاج کیا دوا کیا

دل ناتوان لگا ایسی جا
صبر آہون کس سے حال اپنا

ہین سو شکوے مری صبر آہون
کاش ہوتی نہ آرزو کوئی

ضامن

شیرازۂ محبت اور عقل کی کتابین — سب منتشر ہین پیاری یہ فصل واب تجھ بن

حاصل ہوا نہ ضامن جز یاس اور حسرت
برباد کر دیا ہے اپنا شباب تجھ بن

پیتے نہین ہین ساقی ہمتو شراب تجھ بن — اور جام مے صراحی سب ہین خراب تجھ بن
گنتا ہون شب کے تارے ای ماہتاب تجھ بن — تاریک سب جہان ہوا ے آفتاب تجھ بن
ہین سُرخ اشک اپنے ساقی شراب تجھ بن — جل جل کے دل ہوا ہی میرا کباب تجھ بن
آہون کا ابر پہونچا زیر فلک ستمگر — جھڑ ہین لگا رہی ہین چشم پر آب تجھ بن
جیسے کہ نور تیرا آنکھون مین آسمایا — ہر طرف تجھکو دیکھا سب ہین شر تجھ بن
آنکھو نمین دم ہی ٹھہرا آ کل پری مسیحا — ورنہ نکل ہی جائیگا یہ دم شتاب تجھ بن
تیری قسم ہی پیاری فرقت مین مر گئے ہم — کیا خاک زندگی ہوا ی کامیاب تجھ بن
فرقت نی اوس پری کو بیتاب کر دیا ہی — ہوتی نہین ہی بالکل ای بار تاب تجھ بن
پہلو سے میری دلبر جب سے کہ اوٹھ گیا ہی — آتا نہین ہے پیاری بستر پہ خواب تجھ بن
بالین پہ گل ہماری ہین نوک خار نشتر — اور غش ہی ہیکو لایا عطر و گلاب تجھ بن

قابل بیان نہین ہی حال خراب اپنا
ضامن پہ جو کہ گذرا رنج و عذاب تجھ بن

کسطرح دیکھون وہ مہوش تو نظر آتا نہین — کیون رخ روشن کو اپنے یار دکھلاتا نہین

شعر ترا پتا وہ ہیکو بتلاتا نہین — وہ چھپا پردے مین ایسا ہے کہ پاتا نہین
تو خودی اپنی سے جبتک آپ اوٹھ جاتا نہین — راز تجھی کو کبھی واللہ تو پاتا نہین
تو دین مین جبکو ڈھونڈھے وہ تیرے پاس ہے — کعبہ و دیر مین جا جا کے تو آتا نہین
نخل و اقرب کا سخن کیا یار فرماتا نہین — کون لاہوتی کون ناسوتی خبر دل کی نہین
کسکو پہچون سوا واہنگ کوئی جاتا نہین — ای صبا تیرے سوا واہنگ کوئی پاتا ہی عدم

ضامن

نہ ضامن کو الفت ہے سیر چمن سے
نہ تجھ بن ہے ہمکو گوارا چمن مین

ڈھونڈا اوسے جہانمین وہ اتبک ملا نہین
ارض وسما مین یار کا ملتا پتا نہین

جلکر کے خاک بھی نہوا اور کچھہ بجھا
جسطرح مین جلا کوئی ایسا جلا نہین

بلبل بھی مرگئی غم باغ وبہار مین
شاید کہ اس چمن مین کوئی گل کھلا نہین

جو کچھہ کہ مجھپہ گذرا وہ قابل بیان نہین
راز درون پردہ کسی نے سنا نہین

دمین یہی ہے ٹھہری کہ مرجائیے ابھی
پر کیا کرون کہ آئی یہان تک قضا نہین

گردن پہ آپکے تو مرا خون ہوچکا
بیجرم قتل مجکو کیا تمنے کیا نہین

مت رکھہ خیال زلف سیہ ناگنی کا دل
افعی کو آستین مین کوئی پالتا نہین

شاید ہماری خون کی مہندی لگاؤگے
دست جفا پہ آپکے رنگ حنا نہین

کوچہ تمھارا فرض کیا کربلا نہین
پر قتل گاہ دہلی سے کم بھی ذرا نہین

مجھسے زیادہ تمپہ کوئی مبتلا نہین
گر مبتلا بھی ہو تو یہ اوسپر بلا نہین

ضامن اودھر کے چلنے کی تدبیر کیجیے

بن وصل یار جینے کا اپنے مزا نہین

عاشق کسی پری کے نہ ہم دلربا کے ہین
ہمکو قسم خدا کی ہے طالب خدا کے ہین

تکمے کھلے جو آپ کی جیب قبا کے ہین
رشک قمر ظہور یہ نور خدا کے ہین

آہ وفغان ہے حیرت بیٹھی ہین چشم دریا بجھی ہین
لب بند ہوگئے ہین آپکی ہون
دو دو چراغ گشتہ الفت مین آپکی ہون
اور زندگی کا اپنی مثل حباب بجھن
جان آپکی بچاؤن لب بام بجھن
تعلیم بنا دیا ہی اور آتش محبت
جوان کی بجھا ہون لب بام بجھن
تیرا نہ

ردیف نون

تو نچھوڑیگا ہمین بن قتل او اہل جفا
مار پھر نام خدا تلوار مرجائینگے ہم

ہمکو مارا ہے محبت نے کسی گلفام کی
مثل بلبل ہر سر گلزار مرجائینگے ہم

وہ بت کافر ہوا کب رام ہم کافر ہوئے
تار گیسو کی ہین زنّار مرجائینگے ہم

مرنیکو مدت سی سنتے ہین عزیز و ہم وصال
اس تمنا مین ابھی غمخوار مرجائینگے ہم

آج کل پر جھوٹے وعدی کرتا ہی ضامن وہ شوخ
ایکدن یو نہین مگر لاچار مرجائینگے ہم

تیری فرقت مین او بت خود کام
کام اپنا ہوا تمام تمام

بت پرست آپ اور ہمارا نام
حضرت دل تمھین سلام سلام

تو زبان اپنی یار تھام نہ تھام
ہم سنے جائینگے ترے دشنام

کیا ہی تازہ ہی بوی گل سی دماغ
رہے آباد باغ حسن مدام

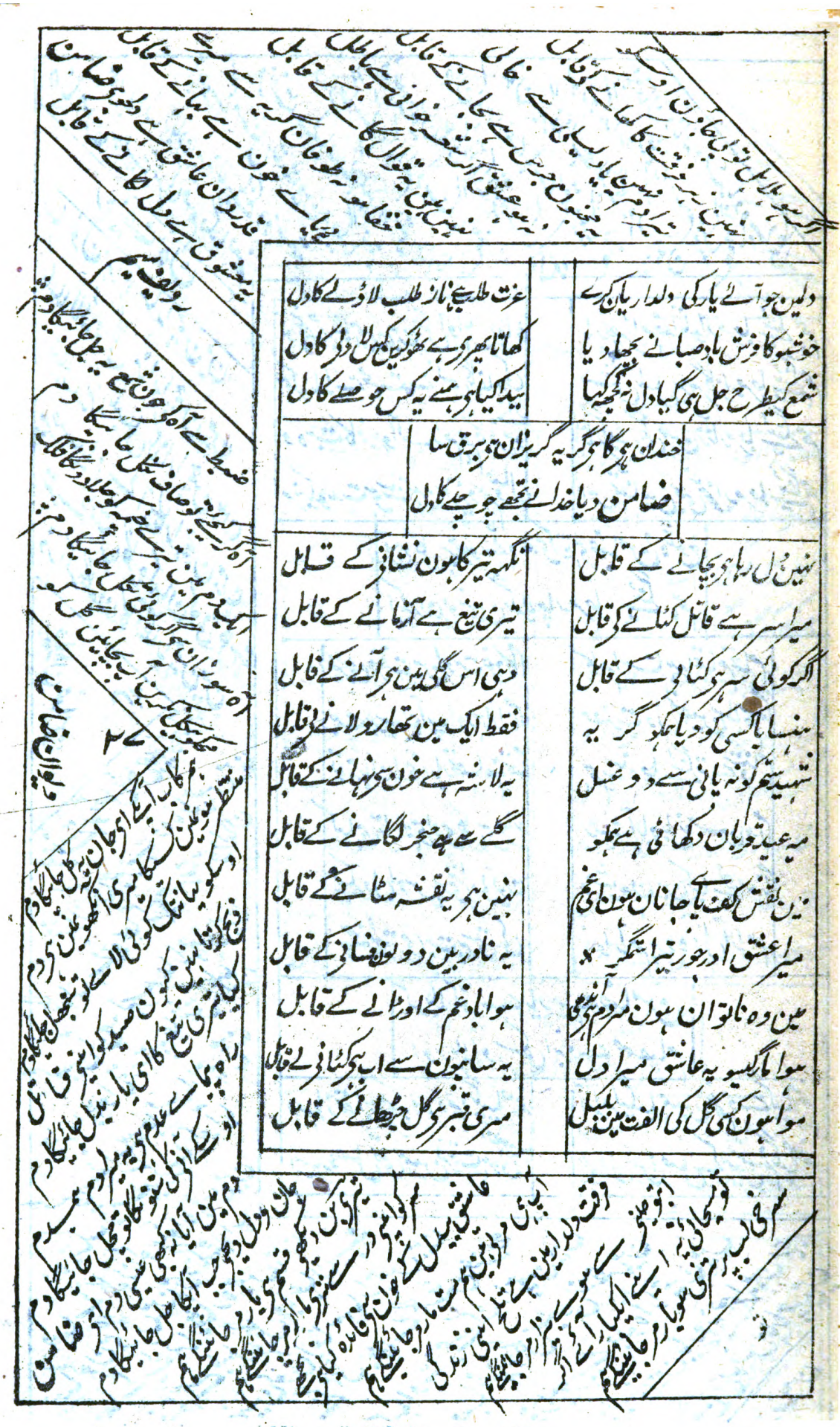
لیکے دل اوس پری تراد نی یون
وحشیون مین کیا مجھے بدنام

ہمنے بہتیری بت پرستی کی
نہوا رام پر وہ دل آرام

کربلا کوے یار ہے ضامن
اور بلا اوسکی ابروے صمصام

دم باز تھا جو ہمکو وہ دم دیگیا صنم
آرام لیگیا ہمین غم دے گیا صنم

امید وصل تھی ہمین فرقت ہوئی نصیب
بعوض مین وصل کے ہمین سم دیگیا صنم



یہ چارون کی ہی فصل بہار گلشن مین | فروغ حسن پہ ای گل نکر تو اتنا لاف

اوسیکو خانۂ کعبہ کہین ہین اے ضامن
جو دل ہے پاک کدورت سے مثل آئینہ صاف

ردیف قاف

بہت جہانمین ڈھونڈا پایا ہمنے رفیق | سوا خدا کے نہین وقت پر ہی کوئی شفیق
خیال چشم بتان مین مین رہتا ہون سرشار | کہ جیسے مست کوئی ہو کی پیوی جام رحیق
ہر ایک موج کو کہتے ہین اسکی موج فنا | سنا ہی عشق کا دریا بہت بڑا ہی عمیق
مقام عشق مین شاہ و گدا برابر ہین | یہ بات عشق زلیخا سے ہو گئی تصدیق
یہ کار خیر ہی جلدی ضرور ہے اسمین | ہماری قتل مین کرنے ہو کیلیے تعویق
ہوا خجل دُر دندان سی تیرے دُر یتیم | لبون کی آگ ہے شرمندہ تیری رنگ عقیق
عدو سی ہو گیا بے شبہ ہمکو وصل نصیب | تیری تبسم بیجا سے ہو گیا تحقیق

مرا تو ہادی ہی مولا ہے احمد مختار | دو کون مین نہین جز اوسکا اپنا کوئی رفیق

ہماری کشتی کا ہے ناخدا خدا ضامن
ازل سی قلزم رحمت مین ہم ہوئے ہین غریق

ردیف کاف

بشر یہ کیا کرے اوصاف صاحب لولاک | ہوا وسکی مدح مین سرگرم خود خدای پاک

ظہور نور محمد ہوا زمین پر سے | دیا ہے حق نے اوسمین جنکا اوتنا ہی ادراک
اسی سبب سی قرون عرش ہی اور یہ خاک | وہ یاد کرتے ہین جیسے ہمیشہ ہم اوسکو
بٹھا رکھی ہی یہ بسیطہ مین ہمنے آنکھون پر | چمن مین دیدۂ نرگس کے تصور مین
ہماری تاک لگی رہتی ہے بچانب تاک | کرونگا تذکرہ مین حضرت کی انجمن مین جاکر

بہت جہان مین ڈھونڈا اپنا کوئی رفیق | سوا خدا کے نہین وقت پر ہی کوئی شفیق

خدا قبول کرے یہ دعا سے ضامن کی | کہ ہون جہان سے غارت وضلالی ہابیل

ردیف لام

ہوا ہی جب سی کہ آج کسی دل بھایا ہے دل | ہوا ہی کیا کہ ہمارا ہوا پرایا ہے دل
ہوا ہی کیا کہ ہمارا ہوا پرایا ہے دل | ہوا ہی کیا کہ ہمارا ہوا پرایا ہے دل
ہوا ہی کیا کہ ہمارا ہوا پرایا ہے دل | ہوا ہی کیا کہ ہمارا ہوا پرایا ہے دل
ہوا ہی کیا کہ ہمارا ہوا پرایا ہے دل | ہوا ہی کیا کہ ہمارا ہوا پرایا ہے دل

نامہ مین کیا لکھون مین کہون حال اوس کا کیا
وان گفتگو تو فاصد طرار ہے منع

عالم کو تمنے قتل کیا تیغ ناز سے
پر قتل مجھ غریب کا خونخوار ہے منع

حاصل جواب ہو نہ کسی بات کا وہان
اقرار بھی منع ہے تو انکار ہے منع

وحدت کے میکدے مین نہ زاہد کا ہو گذر
ضامن وہان تو جبہ و دستار ہے منع

ردیف نون معجمہ

کافی ہین بہر پوشش تن قیس ہامی داغ
رکھتا ہون مثل ماہی دریا قبای داغ

چھاتی سی کیون نہ عشقمین رکھون لگای داغ
ہے داغ دلکے واسطے دل ہی برای داغ

ہر چند ہمنے غم کو جو اپنے چھپائے داغ
چھپتے ہین کب چھپائی سی چھپنے کھای داغ

دیکھے جو میرے سینہ پر داغ کی بہار
بلبل نی آ کی آنکھو نسے میری لگائے داغ

ہین سوز غم سے جلتا ہون خورشید کیطرح
رکھتا ہون سینہ مین دل سوزان بجای داغ

سو بار ہمکو ڈالا ہے نار جحیم مین
فرقت کا پر خدا نہ کسیکو دکھای داغ

عریانی کا جنو نمین نہین ہی ہمین خیال
پہنائی ہی جنون نی ہمین بھی قبای داغ

دکھلایا مینے جو تن گل خوردہ باغ مین
طاؤس نی بھی شرم سی اپنی چھپای داغ

چھلا دیا عدو کو نشانی کا شوخ نے
کیا کیا نہ ہمنے رشک سی ہین دل پہ کھای داغ

لالہ کیطرح داغ ازل دلمین لیکے ہین
کیا صانع قضا نی یہ میری بنای داغ

ردیف فا

نظیر تیرا نہین ہی زمین سے تا فلک
پر تجھ سا کیا کہو صفت ہی خوبصورتی

ملکر زلیخا اوسے دیکھکر کہے انصاف
وہ شیخ طور سے ہے یہ کنعان کا ماہ رو

ضامن ملا ہے ہمکو یار ایسا کیا کہنا

ردیف قاف

ضامن کی اوس کے پیش دلبری ذات مین وصاف

ردیف ضاد معجمہ

ہمکو نہین ہے کچھ بت عیار سے غرض — رکھتے ہین ہمتو مالک مختار سے غرض
ہمکو غرض فقط ہی تو ایک یار سے غرض — کچھ ایک سی غرض ہی نہ دو چار سے غرض
تار نفس کا تار سبد ھا یار تیرے ساتھ — سبحہ سے ہمکو کام نہ زنار سے غرض
ٹانکے لگا نہ زخم پہ مرہم لگائیے + — بسمل کو یار کے نہین طومار سے غرض
بڑھ جاے مرض عشق دوا ایسی دی طبیب — رکھتا ہی یار بھی دل بیمار سے غرض
آب بقا سے کام نہ عیسے و خضر سے — ضامن کو یار ہی تری دیدار سے غرض

ردیف ظاے مہملہ

جسکو سمجھتے تھے صحیح ہم اوسکو اب پایا غلط — جز تجلی یار کو دیکھا نظر آیا غلط
دفتر موہوم ہستی کا سبق ہمپر کھلا — خود غلط مضمون غلط انشا غلط املا غلط
پہلے ہم کب تھے کہان ہوینگے بہر چند رہو — ہم خودی اپنی مین آکر کھا گئی دھوکھا غلط
جسنے دیکھا بر ملا روی جمال نازنین — ہوگیا سودا مجازی زلف کا سارا غلط
سچ بتا اے مولوی کس وہم نے گھیرا تجھے — عشق مین جوروں کی سمجھا عشق مولا کا غلط
آنکھ حق بین کھولدے اور آنکھ خود بین بند کر — دیکھ تو اب کیا صحیح ہی اور ہو کیا کیا غلط
مصحف روی جمال یار ضامن صحیح — وحی ما زاغ البصر ہی اور سب جھگڑا غلط

ردیف ظاے معجمہ

کمند یار کی زلفون سے ہو دلا محفوظ — بلاے آفت جان سے رکھو خدا محفوظ
صبا کھلا دے چمن مین جو پنجۂ دل کے — خزان کی صدمہ سے بلبل کا دل ہوا محفوظ
بچاوے تیغ ستم کیونکر اپنا سر قاتل — کمر کی بچی کی آفت سے ہو گیا محفوظ +
جو قتل گاہ مین آے ہو کھینچ لو دامن — بھاے خون سے تیری ہر قبا محفوظ
ہزاردن شاہ سے آکر دیا ہی سر اپنا — تمھاری تیغ سے کیونکر رہے گا محفوظ
نگاہ تیرے بسمل بہت سے گے مارے — سنان تمھاری سے کوئی نہین رہا محفوظ
وہ آج تیغ دوابرو سے کر رہا ہے قتل — کہا پھرے گا کہان تک بلاے دلا محفوظ
تمھاری کاکل مشکین کو دیکھ لے زاہد — رہی نہ قبضے کے کوئی بھی پارسا محفوظ

بوسہ کا شوق ہے ضامن سے کہو رکھے خدا محفوظ

ردیف عین مہملہ

اس مرض کی دوا دل بیمار سے نہ منع
ہو جو بیمار کسے بیطالب دیدار سے نہ منع
ہو جہان کا عیش لذات نفوس سے
جسکو ہو شوق لقاے جمال دوست

کچھ چل نہیں سکتی کا بس جب جا بجا قفس — جا بجا قفس جا بجا قفس اللہ بس باقی ہوس
آخر وہی مرتا ہی بس جتیار ہیگا سو برس — گو سو برس گو سو برس اللہ بس باقی ہوس
لیلی کجا مجنون کجا آتی ہی یہ بانگ جرس — بانگ جرس بانگ جرس اللہ بس باقی ہوس
اوس گلبدن بن گل جہن آنکھو نہیں ہیں خار و خس — سب خار و خس سب خار و خس اللہ بس باقی ہوس
یہ جب دنیا ہی عبث کب تک گنو گا پانچ دس — کیا پانچ دس کیا پانچ دس اللہ بس باقی ہوس
کل شے ہالک فانی ہی سب مور و مگس — مور و مگس مور و مگس اللہ بس باقی ہوس
ای طائر جان در قفس فریاد مت کر صبر کر — ای در قفس ای در قفس اللہ بس باقی ہوس
مجنون سا بن مین پھر رہا تم چھوڑ دو اس مرا — ای خار و خس ای خار و خس اللہ بس باقی ہوس
ای مونس غم ہم نفس تو بھی گریزان ہو چلا — ای ہم نفس ای ہم نفس اللہ بس باقی ہوس
فریاد ہی تمسی مری ای دادرس صابر علی — ای دادرس ای دادرس اللہ بس باقی ہوس
بس کام آئیگا یہی کر یاد حق ای ہم نفس — ای ہم نفس ای ہم نفس اللہ بس باقی ہوس

ضامن علی ہین دادرس مخدوم ہین فریادرس
فریادرس فریادرس اللہ بس باقی ہوس

ردیف شین معجمہ

آنکھی ہین تیری عاشق شیدا کو غش پہ غش — مجنون کی طرح کشتۂ لیلی کو غش پہ غش
مت کھول فصد خونکی عیوض مین آئینگے — مجھہ ناتوان و الہ و شید کو غش پہ غش

ردیف صاد و جملہ
ردیف ضاد معجمہ
ضامن

اوسکے کوچہ سے تو نے لیکے صبا — میرا پہیکا غبار سو سو کوس
بوی گل کیطرح نہان ہمسے — ہی گریزان وہ یار سو سو کوس
ہی یہ وادی عشق دیکھہ کے چل — جا بجا ہین یہ خار سو سو کوس
چشم آہوی صید افگن نے — اب نچھوڑا شکار سو سو کوس
گیا پہلو سے برق کے مانند — دل مرا بے قرار سو سو کوس
نہ بچا تیرے دام سے صیاد — مرغ دل ہو شیار سو سو کوس
کہہ چکا تھک گیا تو بیٹھہ رہا — رب ارنی پکار سو سو کوس
ہمرکاب اوسکے پیادہ پا نچلے — جون نظر جا سوار سو سو کوس
کل سفر پیش اور دما دم کوچ — بجتے ہین بے شمار سو سو کوس

ضامن اوسکا پتا کہین نہ ملا
ہمنے ڈہونڈا وہ یار سو سو کوس

جو صید کش کو ہوئی دام اور قفس کی ہوس — تو مرغ دل کو مری ہے تمہاری بس کی ہوس
کسیکو ناقہ لیلی کی ہی جرس کی ہوس — ہمین ہی یار کرا انداز خوش نفس کی ہوس
مثال عاشق پروانہ شمع رو پر جل — نہ بیحیا صفت طیر رکھہ مگس کی ہوس
ہمین ہی پاک تعشق جمال یار کا شوق — نجس کو ہوتی ہی دلدار سے نجس کی ہوس
جو عشق باز ہو صادق تو جان دی پہلے — مقام عشق مین باطل ہو بو الہوس کی ہوس

کہان ہی تخت سلیمان کہان ہی مور و مگس — مقام فانی ہی دنیا مگر عبث کی ہوس
تمہین تو ایک فقط آپکی ہی یاد سے غرض — نہ سو برس سے مطلب نہ پانچ دس کی ہوس
تمہارے عاشق شیدا کو وہ جنون ہو — کہ جسکو فیض کی خواہش نہ رکھہ دس کی ہوس
تمہارے عاشق دیوانہ کو وہ جنون ہو — کہ جسکو فیض کی خواہش نہ رکھہ دس کی ہوس
جو شوق لاکھہ برس کا ہو سو اوس کی ہوس — نہ رکھہ دس کی ہوس
کہان ہی گنبد گردون پہ تو رہا کیون — کہان ہی گنبد گردون پہ تو رہا کیون

جو کہیں خاک نشین تارک دنیا ہی نہیں — پاؤں رکھتی ہی نہیں تخت شہان پر ہر گز
ہو گیا سینہ مشبک ہدف تیر نگاہ — دیکھ رکھنا نہ ابھی تیر کمان پر ہر گز
صنعت خاص خدا ہی طلسمات جہان — عیب جوئی نکر و نازبتان پر ہر گز
واہ واجذبۂ الفت یہ بنا یا وحشی — یعنی چھوڑا نہ کبھی ہمکو مکان پر ہر گز
دولت حسن و کمالات یہ فانی سبحین — تو غرور اتنا نکر عمر دوان پر ہر گز

ضامن ہزار ولایت کا بیان کیجیے کیا
وہ تو موقوف نہیں شرح و بیان پر ہر گز

کیا سبب ہے کہ وہ آیا نہیں گلفام ہنوز — وعدہ کرتا ہی ولی ہر صبح و شام ہنوز
الفت یار مین جبتک نہو بدنام کوئی — عشق اوسکا بخدا خام ہی پس خام ہنوز
مرغ دل بند کیی سیکڑون صیادنی پر — زلف پیچان کا لیپٹا نہین ہی دام ہنوز
کیون گل لالہ مزار دل سوزان پہ دھرے — کیا یہ خاک بھی دیتی نہین آرام ہنوز
کر چکا بیٹھا کہین دعوی تری چشمی کا — اسلیے سنگ سی کٹتا ہے یہ بادام ہنوز
دل پچٹا اور غناصر کا قلعہ لوٹ گیا — آہ دلبر نظر آیا نہ لب بام ہنوز
راندن یار تیری حسن کی سرکار ہی چیز — بھیک مانگی ہی مدوغہ کی یہ جام ہنوز
آج کل کے تری عاشق تو اورائین لذت — ہای حسرت دل ضامن ہی ناکام ہنوز
گر ہی خیال اور تو ہمراز رکھہ پر ہیز — ہمراز نہون مین آیگا تو باز رکھہ پر ہیز

جسکو کہ مزا یار کے خنجر کا ملا ہے — جانے ہو وہی شیوۂ خنجر بہ خنجر

ہر روز جو مرجاتے ہین اوس یار پہ ضامن
کرتے ہین وہی دعوۂ خنجر بہ خنجر +

کیجے نہ دلاشکوۂ خنجر بہ خنجر — تسلیم و رضا چاہیے خنجر بہ خنجر
طاقت نہین بازو مین ہے یا کندہ ہوئی دھار — یا حلق مرا ہوگیا پتھر بہ خنجر
خون ہو کی مرا دل صف مژگان مین ہے ٹھہرا — اس دل کا ہوا ابتو ہی بستر بہ خنجر
ہر زخم پہ کہتا ہون کہ رحمت ہی خدا کی — ہمسا ہی یہان کون دلاور بہ خنجر
کیا لطف و مزا پاتی ہین عاشق تری قاتل — گردن جو کٹا لیتے ہین اکثر بہ خنجر
بسمل کو تڑپنے نہین دیتا ہو وہ قاتل — کیا کیا نہین کرتا ہی ستمگر بہ خنجر
ڈرتا ہون بگھل کر کہین نہ بہجائی یہ آہن — ہی آتش الفت مری اندر بہ خنجر
فرقت کی مصیبت سے چھوڑایا مجھے قاتل — ہوجای ادا شکر ہے بہتر بہ خنجر
تڑپے ہی کوئی لوٹی ہے بیتاب کوئی ہے — جانباز ہین اکثر ترے در پر بہ خنجر
مین اُف نہین کرتا ہون کٹا لیتا ہون سر کو — قاتل وہ مرا کون ہے ہمسر بہ خنجر

گر قتل کی ٹھہرے تو دکھاوے رخ زیبا
ضامن پہ پڑا تڑپے ہی کافر بہ خنجر

جو نظر آتا نہین تھا اب وہی آیا نظر — چشم حق ہین تو نے حق پایا یا نظر

کہ جسنے ذات احمد کو نہ جانا نہیں دارین مین اوسکا ٹھکانا
بسا مومن کو دلمین یا محمد محمد ہی محمد ہے محمد

تمھاری عشق سے دستر الٰہی ہو یا مجھپہ ہو جاوی کماہی
اگر ضامن ہو تم یا جد امجد محمد ہے محمد ہی محمد

لکھون مین اپنا جگر سوز لائیے کاغذ
عزیز کوئی مشہری منگائیے کاغذ

ہر ایک حرف مری خط کا دام الفت ہے
جدا جدا اوسے قاصد سنائیے کاغذ

جو تیری خط کے سنانے سے نامہ بر ہو نہ
کسی جلے کو بلا کر پڑھائیے کاغذ

غم فراق کو یار و جو اپنے کیجے رقم
ہزارون دفتر غم کے بنائیے کاغذ

گنہ کی سیاہی ہی اعمال نامہ میری ہین سیاہ
تو اپنی فضل سی یارب چھپائیے کاغذ

ہوا ہی خط میری اشکونسی تر بوقت رقم
دلا یہ دفتر غم ہی بہائیے کاغذ

لکھا کے نقش کوئی ہیں کا بشک گلاب
صنم کو شیر عسل مین پلائیے کاغذ

لکھے وہ کون سی خط ہین تمھین شکایت کے
ابھی منگا کے ہمین وہ دکھائیے کاغذ

کسیکے ہاتھ نہ آجاے راز دل ضامن
حریف بد کی نظر سے بچائیے کاغذ +

ردیف راے مہملہ

یون لشکر غم ہی دل محزون رنج کے اوپر
جون پیل و اسپ و پیادہ ہون شطرنج کی اوپر

ہی عارض سیمین پہ تیری کاکل پر خم
یا بیٹھے ہین دو مار سیہ گنج کے اوپر

نہ توڑ ذبح سے پہلے تو بال و پر بادو
نکر یہ جور و ستم ہمپہ بے بیان صیاد

نہین ہے چونچ مین بلبل کے شاخ سنبل کی
ہی اوسکے ڈسے اوٹھا آہ کا دھوان صیاد

پھڑک کے توڑ لیے مرغ دل نے بال و پر
نہ ایکدم بھی ہوا اوسکا پاسبان صیاد

نکل چکا ہی لہو پھر مت گلے پہ چھری
ہوا ہی رنگ مرا رنگ زعفران صیاد

نگاہ تیری نے بس کر دیا ہی کام تمام
اوٹھا نہ ہاتھ مین اپنے تو کمان صیاد

شب وصال مین مرغ سحر کا کھٹکا ہے
الٰہی کاٹ لی اوسکی کوئی زبان صیاد

ہمارا طائر دل کر کے دام زلف مین قید
لیے پھر نگا ہمیشہ کہان کہان صیاد

قفس مین بند نکر ذبح کر مجھے قاتل
چھٹرا دی قید ہی ہستی کی مہربان صیاد

وصال یار میسر ہو کسطرح ضامن
ہمیشہ گھات مین رہتا ہی آسمان صیاد

احد ہی کون بن آیا ہی احمد محمد ہی محمد
بشکل بشر ہی آن نور سرمد محمد ہی محمد

تحیات و درود و رحمت حق سلام اللہ بروح محمد
ازل تی ابد برآل امجد محمد ہی محمد

مقدس ذات نورالٰہی عجب محبوب ذات بارگاہی
وہ جانان خدا جان محمد ہی محمد

بشر وصاحب لولاک ہی وہ بسیط نور کل افلاک ہی وہ
وہ موصوف صفات حق بیچند محمد ہی محمد

بروز حشر ایران سب مین ہون بچاوتی ہی آتش دوزخ
تو ہی شفیع المذنبین ہی محمد

تو مسجود ملائک شکل آدم ہمان نور محمد بود آن دم
ہمون نور ہی بطحی و شہر یثرب آمد محمد ہی محمد

ظاہر اوس بت کی با تو نہ بھولو عاشقو
آتش پنہان رکھی ہے وہ تو مثل سنگ لاخ

کاکل بلدار پر مین پیچ کھا کر رہ گیا
پیچ پر جون پیچ کھا کر خشک ہو آہو کی شاخ

کھینچ لایا آج اپنا جذبۂ دل شوخ کو
دشمنون کے منہ پہ صد ہا تف ہزارون آج آخ

گب کسیکی بات ہم سنتے ہین دل کے کان سے
یار کی باتون سے پر ہی اپنی کانونکا صماخ

دفتر وحدت ہی ضامن صفحۂ خاطر ترا
لوح دل سے ہو گیا حرف دوئی کا انتساخ

ردیف دال مہملہ

کیا کیا نہین مجھپہ کرتے بیداد
اللہ سے ہی بتون کی فریاد

قد کو ترے قامت قیامت
شمشاد کہون کہ سرو آزاد

ہین سامنے تیرے دست بستہ
خوبان کا مگر تو ہی ہے استاد

آنکھون مین ہے نور تیرے دم سے
ہی خانۂ دل تجھی سے آباد

تو غمزہ نواز فتنہ زا ہے
ہی ناز و ادا کی تو ہی بنیاد

یہ چرخ کہن ہے پیر دیرین
صدہا اسے داؤن گھات ہین یاد

ای ظلم شعار آفت جان
اس فن مین ترا ہی کون استاد

شیرین ترے غم مین کھای تیشہ
ادنی ترا کوہکن ہے فرہاد

وہ سخت ہے سنگدل ترا دل
ہی سامنے جسکے موم فولاد

ضامن کی یہ دعا ہے طفیل علی نبی
تم سا بھی دل کو سخت نہ کھنا الٰہی

جب سے جلدی ہاتون مین ناتوان ہوگیا
تب سے ہر دم ہاتون مین تم جان ہوگیا

رکھیو پیش تیغ تو تم صید کے روان
نکلی حیات کا میری تو اب گل زبان ہوگیا

نبا تی چھوڑا کوئی نہ صید کا نشان میرا
ہر ایک مرغ دل ہین آنکا دام مین تیرے

ہی لا مکان سو اسکا ہے نشان میرا
ہی الامان چیتا و

لاشہ پامال ہوا عاشق شیدا کا ترے — غربت اوسکو یہ ملی آپکی سرکار سی آج
ظلم کرتے ہین وہ گردن مجھ پر بھی ہر بار — مجکو ثابت یہ ہوا آپکی گفتار سی آج
ایسے انداز سی اور ناز سی مست پیرا ہو اٹھا — دل یکیجا منگے چندا آپکی رفتار سی آج
جذبۂ عشق اوسی پردیسی باہر لایا — جا کہو یار کسی طالب دیدار سی آج
کشتۂ تیغ جفا اوبت کافر ہون مین — کان عیسی نی ہے پکڑا تری بیمار سی آج
دانۂ دل کو تری زلف سی ہی رشتۂ وصل — ربط پیدا یہ ہوا سبحۂ زنار سی آج

وصل کی دن مجھے کیون چین نہین اے ضامن
جا کے پوچھین گے کسی صاحب اسرار سی آج

ہم نہ آئینگے اگر آنیسے ہی یار کو رنج — گو کہ فرقت مین رہی مجھسے دل افگار کو رنج
جل گیا طور ہوی موسی و ہارون بیہوش — یعنی ہوتا ہی سدا طالب دیدار کو رنج
مار ڈالی وہ ہمین ذبح کری تیغ سی گر — ہونا اوس یار کے بازوی طرحدار کو رنج
رنج و غم ہجر مین مجھپر جو گذرتا ہی سدا — کب گذرتا ہی عزیزو وہ کسی یار کو رنج
خط لکھے ہنی بہت پر نہ لکھا اوسنے جواب — رہ نوردی سی ہوا پیک سبکسار کو رنج
رنج لاکھون ہوی گو ہمپہ ہزارون صدمے — یا خدا ہو نہ مگر اوس بت عیار کو رنج
کوہ کن کے جو لگا سر مین ہی تیشہ عشق — خون عاشق ہی ہوا دامن کہسار کو رنج
معدن رنج ہون ایسا کہ مری رنج کو ہاے — دشت غربت مین بھی ہی ہاونہی زنہار کو رنج

جاؤن نہ کبھی کوچۂ دلدار مین ہرگز
یہ جای ہے پر عشق دل آزار کا باعث

اقرار تو کیا کیا تھی شب وصل مین تمسے
ظاہر نہوا ہمکو پر انکار کا باعث

چاہی جسے بلجای وہ خود کام ستمگر
موجب ہو نہ زنار نہ تسبیح کا باعث

موسی کیطرح گر گئے بیہوش ہوی سب
ای یار وہ یہی جلوۂ دیدار کا باعث

انداز نئے چال نئی ناز نئے ہین
یہ سب ہے بیان حسن کے اظہار کا باعث

سب حال بیان اونسے کروا اپنا عزیزو
بی پردہ اگر ہو کوئی گفتار کا باعث

رہتا ہی غم و رنج مین کیون عاشق بیدل
کچھہ تمکو بھی معلوم ہی بیمار کا باعث

معشوق کا کہنا جو نہ مانے کوئی ضامن
ہی یہ بھی تو اک خفگی دلدار کا باعث

موجو مجھسے خفا ہی کیا باعث
سچ بتا اسمین کیا ہی کیا باعث

میرے کہنے کو دوستو وہ شوخ
کیون نہین مانتا ہی کیا باعث

باہمہ چند جور و ظلم و ستم
دل تمھین چاہتا ہی کیا باعث

کاہش غم سے اب مرا سینہ
شق ہوا یا خدا ہی کیا باعث

دام کاکل مین تیری او صیاد
مرغ دل جا پھنسا ہی کیا باعث

یار اغیار کا ہے مونس غیر
پر تو ہمسے جدا ہی کیا باعث

عین رندی و عیش مین ضامن
ہو گیا پارسا ہی کیا باعث

۱۵ ضامن

ردیف ج

آنکھ مفلس کی اب ہی اوس بیت دوانی آج

کیا دیکھے یہ پروانہ دل زار کی ہمت
غالب ہی رخ شمع دل آزار کی ہمت

پر گوہر مرجان سے کیا کرتے ہین وہ من
دیکھو یہ مری دیدۂ خونبار کی ہمت

دیکھین نہ کبھی حور کو جنت مین مری جان
یا تک ہی ترے طالب دیدار کی ہمت

بے میرے بلائے مرے گھر آپ وہ آئے
عالی ہی یہ اوس عالی مقدار کی ہمت

عالم کو کیا مست خرابات نے ناز
مصروف ہی یہ ساقی سرشار کی ہمت

تھی دیکھن تمنا کہ بیان کیجیے کچھ حال
قاصر ہی وہان دوستو گفتار کی ہمت

وہ کشتۂ بیجان کی تیئین دم مین جلائے
ہی رشک مسیحا تری رفتار کی ہمت

صحرا مین ترے مجنون کی پابوسی کو آئے
ای آبلہ پا دیکھی طلبگار کی ہمت

عاشق کو غم ہجر سے اکدم مین چھڑایا
کیا کہیے کہ کیا ہی تری تلوار کی ہمت

دائر ہی یہان عشق کی نقطہ کو سب عالم
جاذب ہی تری نقطۂ پرکار کی ہمت

ہر زخم جگر پہ مرے زنگار چھڑک دو
ای یارو اگر ہی تمہین کچھ پیار کی ہمت

ابسینۂ و دل مین مرے بازو و کمر مین
ہو جائی خدا حیدر کرار کی ہمت

ضامن رخ و لب ترے پردہ ہی خودی کا
اوٹھ جای اگر صرف ہو اوس یار کی ہمت

یا خدا اوس قد موزون پہ مبارک ہو بسنت
ساقیا بادہ گلگون پہ مبارک ہو بسنت

چنپئی رنگ خط سبز بسنتی جوڑے
یا الٰہی تری بندون پہ مبارک ہو بسنت

ردیف بای موحدہ

بی وصل یار ہم ہوئی بدنام بی سبب
بی جرم یار نے دو ستنام بی سبب

ساقی مجھے بھی بادۂ گلگوں ہے مست کر
دائر مین دور مین تری گر جام بی سبب

جانبر ہون کیونکہ خاص شہید نگاہ یار
تیغ نگہ سے ماری گئے عام بی سبب

بن دیکھے روئے یار کے کلمہ پڑھا تو کیا
عشاق اسکو کہتے ہین اسلام بی سبب

رشک ارم ہوا مرا بیت الحزن کہ وہ
گھر میرے آپ آیا جو گلفام بی سبب

شاید کمند زلف مین دل میرا پھنسے
صیاد نے لگایا ہی کب دام بی سبب

حاضر ہون جان و دل سے مجھی عذر کچھ نہین
پھر کیون خفا ہی ہمسے وہ خود کام بی سبب

امید وصل یار ہی حق سے حشر تلک
خالق نے کر دیئے ہین بہت کام بی سبب

جب تک کہ جان نہ دیونگا ضامن تو یار کو
ہوتا ہی کب وہ رام دل آرام بی سبب

ہی مری دیدہ مدینہ کی زیارت کی طلب
مصحف روی محمد کی تلاوت کی طلب

ہی نہین دیدہ مری کشف و کرامت کی طلب
ہی مگر مجکو مدینہ کی زیارت کی طلب

دیکھلون ہین قدر عنا و جمال روشن
پھر نہو مجکو کسی کشف و کرامت کی طلب

نور آنکھون مین ہو پیدا رخ روشن ہی ترے
چشم خورشید کری مجھسے بصارت کی طلب

ناخدا کشتی امت پہ ہی طوفان بلا
لو خبر جلد کہ ہی تمسے حفاظت کی طلب

آئی ہی نظر سبکو بتون مین بھی تجلی
در پردہ عزیزو مین طلبگار ہون کسکا

مین صورت گل آنکھ مین بلبل کی سمایا
اعدا کی سوا اور کہو خار ہون کسکا

اسطرح گرا خاک پہ ہون اوٹھ نہین سکتا
پامال روش نازک رفتار ہون کسکا

ای عشق شہنشاہ خداوند دو عالم
جز آپکے مین بندۂ سرکار ہون کسکا

اب دیدۂ حق بین سے حقیقت ہوئی نمایان
دیکھو تو کہ مین مظہر اسرار ہون کسکا

بکتا ہون مجھے لوکوئی یہ مفت ہی سودا
بردہ ہو بکا مین سر بازار ہون کسکا

پہلو مین اجل کے مری اوقات بسر ہے
مین اب ہدف تیر نظر وار ہون کسکا

پہلو مین تری یاد ہی جون بوی گل ایدل
مین جھانک رہا روزن دیوار ہون کسکا

ڈھونڈا اوسی عالم مین نشان اوسکا نپایا
وہ کون ہی ضامن مین گرفتار ہون کسکا

ہی عشق اور محبت دنیا مین کام اپنا
مشہور عاشقون مین مجنون ہی نام اپنا

کسطرح ہاتھ آوی وہ مرغ لامکانی
صیاد ہی نہ اپنا دانہ نہ دام اپنا

رندی و می پرستی مذہب ہوا ہی اپنا
یہ ذکر جا بجا ہی خاصون مین عام اپنا

ہم قید دو جہان سی آزاد ہو گئے ہین
اسلام و کفر سے ہی آگے مقام اپنا

ہم جان و دل سی گذرے وہ جور سے نگذرا
ایسی صنم کو ضامن صاحب سلام اپنا

عالم مین گو ہوا ہی مشہور نام اپنا
حاصل ہوا نہین ہی افسوس کام اپنا

ساقی تری دورہ مین وہ دلدار نہ دیکھا
کرتا ہی جسکو چاہے صبا من ضامن خدا کی

عالم مین کوئی تجھ سا ستمگار نہ دیکھا
وہ شاہ نازنین ہی ضامن غلام اپنا

ہر کار مین تجھ سا ستمکار نہ دیکھا
ہاوی و پیشوا ہی تو بھی امام اپنا

بدمست تری خمخانہ مین ساقی نہ دیکھا
ای عشق تجھ سا سرشار نہ دیکھا

ہم دیکھتے ہین عیش جہان ہی و لیکن
برباد سے سب عیش اگر یار نہ دیکھا

جون شمع وہ ہی پردہ فانوس مین روشن
پردہ کبھی یار کا دیدار نہ دیکھا

اوی جنت سیر روزن دیوار نہ دیکھا
جانا نہ ہی کوچہ عشق سے آزار نہ دیکھا

افسوس سکبھی آپکا دیدار نہ دیکھا
طالب ہی جہان اوسکی طلبگار نہ دیکھا

جان پہلو مین جو ہی ہوا وس سے بیقرار
بیہوش ہی ہوا ہی وہ دیوانہ کبھی کا

وحشی سے بدن پہ جو ہی چاک گریبان
معلوم ہوا ہی کہ ہوا ہی وہ گرفتار

واعظ نظر آیا جو دو تسبیح کرو دور
مجنون ہی ہوا ہی کہ ہوا ہی وہ ریاکار

ردیف

ملک عدم سے آپ ہی آیا یا اپنے اندر آپ سمایا
آپکو ڈھونڈھا آپ نہ پایا اوسکا یہ انجام ہوا

آپ ہی اللہ آپ ہی محمد آپ ہی عاشق اور معشوق
اپنا نام رکھا کے ضامن آپ ہی وہ بدنام ہوا

ہمنے جانا کہ تئین دلبر جانا جانا
لیکن اوس جانے دشمن ہمین جانا جانا

میری خون سے ترا آلودہ ہنوجا دامن
کبک رفتار ستمگار اوٹھانا جانا

تجکو کہتا تھا نا ای دل تو خطا پائیگا
اوسکے کوچہ مین نرکھہ روز کا آنا جانا

کیون خیال آوے کسی غیر کا دلمین اپنے
عشق نے تیرے کیا تجھمین ٹھکانا جانا

دام کاکل مین پھنسا دیکھتے ہین میرا دل
رخ صیاد پہ ناداں نے دانا جانا

ہاتھہ پاؤن تیرے بسمل کے جو ہین ٹھنڈے
قبضۂ تیغ سے جب ہاتھہ اوٹھانا جانا

سرخی لب کے لیی خون مرا کافی ہے
برگ تنبول نا کرکے نہ کھانا جانا

مجھسے احباب تیرے جبکہ اوٹھا لیوین ہاتھہ
فاتحہ پڑھنے کو جب ہاتھہ اوٹھانا جانا

مضطرب مت ہو مین ہون وہ چراغ کشتہ
اپنی بسمل کا سفر دیکھہ کے جانا جانا

تیرے قدمون کی قسم قد ہو نکا تکیہ ہے ترے
بستر گل پہ یہ بہتر ہے سرہانا جانا

جو کہ احباب کو احباب سے کر دیوے جدا
ہمنے اوسکے تئین ابلیس کا نانا جانا

تیری عاشق کو ٹھکانا نملا جبکہ کہین
تیری کوچہ مین فقط اپنا ٹھکانا جانا

چرکیا آرسے دل اپنا پریشان ہوا
جبکہ زلفون مین کیا تمنے وہ شانا جانا

11 دیوان ضامن

عاشق صادق کو لازم ہے رضا جو راضی
زکریا سے دم نہ مارا سر پہ آرا پھر گیا

پیجئے جام صبوحی ضامن اب بھی اور بھی
بادۂ الفت کا آنکھون مین طرارا پھر گیا

نازنین نور فشان ہے یہ سخن کا سہرا
بارک اللہ مبارک ہو مومن کا سہرا

دشمن اوز اگل تر لعل مین کا سہرا
جلوۂ حسن بھرا غنچہ دہن کا سہرا

ماہ سے نکلا ہے یہ بھی یا کہ دولھا دولھن کا سہرا
نظم مین ڈالا ہے ستاروں کا یہ ستارون کا سہرا

بلبل گل نازنین ہے تیرے چمن کا سہرا
کیا ہی ضامن نے کہا ہے یہ سخن کا سہرا

بتلاؤ وطبیعو کیمین بیمار ہون کیا
مجنون کی شفا شربت دیدار ہون کیا

ارنی کی صدا لب پہ ہے اور دیدہ خونبار
موسیٰ کی صفت طالب دیدار ہون کیا

جو کیا تمنے کیا مفت مین ضامن بدنام
آپ طالب ہوی خود آپکو مطلوب کیا

اچھا ہی وہ خود اچھا ہی یار بھلا اچھا — ہی اپنا نصیب اچھا دلدار ملا اچھا
کاکل نے تری ہمکو اب مار لیا اچھا — اس مار سیہ گون نے یہ کار کیا اچھا
فرقت مین تری کب تک یار جیا اچھا — آبہر خدا ابتو ای یار ذرا اچھا
انکار ہی بوسہ سے اقرار ہے ملنے کا — انکار کیا اچھا اقرار کیا اچھا
زلفون نکا تری قیدی منتی ہین کہ زندہ ہے — ابتک نہوا ہائے بیمار بلا اچھا
ساقی ترا میخانہ آباد ہوا ہمسے — پھر جام می الفت ہر بار پلا اچھا
ہر بار کے جلنے سے ہر روز کے پھکنے سے — اب شمع پہ پروانہ اکبار جلا اچھا
کیا کیا ہی پری پیکر اس باغ جہانمین ہین — کیا گلشن عالم مین گلزار کھلا اچھا
ہی رسم یہ خوبان کی جو چاہین سو کر بیٹھین — ہوتا ہی نہین انکار ای یار گلا اچھا
قاتل تو ذرا اپنے بسمل کو تڑپنے دے — کاٹا ہی جواب تو نے خونخوار گلا اچھا

غیر و نہین تو جاتی ہین تو شوق سے جا وہ ای ضامن
اور میرے گھر آنے سے انکار ہوا اچھا

یا علی جسپہ تری لطف کا سایہ ہوگا — تخت شاہی سے بلند اوسکا تو پایا ہوگا
یا محمد ہی تری سامنے یوسف ذرہ — دست قدرت نے ترا حسن بنایا ہوگا

دین وایمان جان دی اور تمکو جانا کردیا
کیون خفا ہو ہمنے کیا نقصان تمہارا کردیا

حسن کا طالب ہی ضامن اور نگاہ پیار کا
راز پنہان تم پر اپنا آشکارا کر دیا

پا بزنجیر دلا زلف دوتا کا دیکھا
عشق بازون کو گرفتار بلا کا دیکھا

رخ ترا جلوہ نما حسن ازل کا ہی صنم
جسنے دیکھا تجھے دیدار خدا کا دیکھا

مثل سایہ کی پڑی رہتی ہین پاؤن پہ ترے
ہمنے سایہ کو ترے سایہ ہما کا دیکھا

وصل ایکدن کا تری جنت فردوس کا عشرت
شب ہجران کو تری روز جزا کا دیکھا

دل کھچا جاتا ہی قبلہ کیطرف اے قبلہ
اپنی دیمن یہ اثر قبلہ نما کا دیکھا

مفت مین جان گئی وصل کی امید مین ہائے
تجھکو پایا نہ سدا شرم وحیا کا دیکھا

کھل گئے ظاہر و باطن کے میان پردہ تھے
جسنے تیرا جو کھلا بند قبا کا دیکھا

بیوفا تو نی وفا کچھ بھی نہ کی ہمسے کبھی
ہمنے کیا کیا نہ ستم تیری جفا کا دیکھا

اپنی ہاتھون سے کیا اپنا ہی خون ہای ستم
جسنے ہاتھون پہ تری رنگ حنا کا دیکھا

دھوکا مجنون کا ہوا مانی و بہزاد کو بھی
میری تصویر کا جب اسنے کہ خاکا دیکھا

لیگیا پہلو سے دل آنکھ ملاتے ہی صنم
فتنہ گر آنکھون مین تیری چھپا کا دیکھا

ظاہر الطف جتا کر مجھے ہارا تو نے
حسن اخلاق ترا یار دغا کا دیکھا

ہوگیا پہلے فنا ہونیسے فانی ضامن
شیوہ سیل فنا اہل فنا کا دیکھا

ساقیا دختر رز اتنی نہ بنا مغرور
جلد اوسطرف روانہ کبھی ہوتی ہی کیا

تیرے سودای کی ہی بخت رسا کیا کہنا
ہوگیا دیوانہ کیا ہوتی ہی کیا

ہمکو دیوانہ کیا ہوتی ہی کیا

تیر مژگان کمان ابرو سے — اوس کماندار نے ہمین مارا
شادی مرگ ہم اوسے سمجھے — مہربان یار نے ہمین مارا
مثل موسی کے لن ترانی حسن — شوق دیدار نے ہمین مارا

جس نے مارا ہے اپنے ضامن کو
اوس ستمگار نے ہمین مارا

نقشہ جو رخ کا آپ کے مانی اوتارتا — لوح و قلم کو کلک پہ حق اوسکے وارتا
موسی جو دیکھتا تجھے ارنی پکارتا — کیون نازلن ترانی ہمیشہ سہارتا
زلفون کا دھیان دیکھ کے جو ہم گذارتا — شیشہ مین دلکے ہون مین پری کو اوتارتا
شیرین لبون سے آپکی یحیی العظام سن — عیسے ہماری سامنے کچھ دم نہ مارتا
آدم مین جلوہ گر جو ہوا نور احمدی — شیطان سجدہ کرتا تو بازی نہ ہارتا
گر دیکھتا مین زلف معنبر کو آپ کی — مژگان کے شانہ سے اوسے کیا کیا سنوارتا
اے آرزو کہ روضۂ اقدس پہ ہون نثار — آنکھون سے آون اپنی دل و جان کو وارتا
صل علے محمد ن الشافع الامم — دن حشر کے اوٹھونگا یہی مین پکارتا

ملتجی ہو کس لیے نہین ضامن سے یا نبی
ہر کو پنجہ دونگی مین پھرون ہون پکارتا

شربت وصل صنم تمسے پلایا نگیا — اپنے گلشنکو مسیحا سی جلایا نگیا

رشتۂ مہر و وفا آپکا ہوتا کنگن — گوہر دل جو مرا اوسمین پروتے جانا

بخت بیدار تو جب اپنا سمجھتا یارب — سر کو زانو پہ میرے رکھکے جو سوتے جانا

بیوفائی تیری معلوم اگر ہوتی ہمین — تیری الفت مین کبھی دل کو نہ کھوتے جانا

باغ مقتل مین اگر سیر کو آئی ہو صنم — کشتۂ ناز کی تربت پہ بھی ہوتے جانا

کوئی کہتا نہ ہمین وحشی و مجنون رندا — ہم جو رسوا تری چاہت مین ہوتے جانا

تیرے کشتہ کو کبھی زندہ نکرتا عیسےٰ — چارہ ساز ایسے مرے وہ بھی ہی روتے جانا

باغ دنیا مین ثمر مہر و وفا کا پاتے — تخم الفت کا کسی دل مین جو بوتے جانا

منزل عشق مین ہر ایک قدم پہ ضمان
اشک سے دامن حسرت کو بھگوتے جاتا

خدا ہی کس سے جدا خود کو جو جدا سمجھا — نگار صورت مرشد کو مصطفا سمجھا

جو اہی آپکو منصور نے فنا سمجھا — چڑھا وہ دار پہ جب معنی بقا سمجھا

نفخت فیہ نہ سمجھا نہ نحن اقرب کو — تو پاس یار کو ابتک نہ اہی دلا سمجھا

تو آپ یار ہی اپنا تو ڈھونڈتا ہی کسے — کہ مین عرف کے تئین ہائی نارو آ سمجھا

کوئی سمجھتا ہی احمد کو عبدہ بالکل — خدا رسیدون نے اوس ذات کو خدا سمجھا

دکھا دیا مجھے جلوہ صنم کا ہر جا گہہ — مین عشق کے تئین ہادی و رہنما سمجھا

مری ہی کب وہی ہستا و ربت شکن ہی وہی — قسم ہی اوسکی حقیقت مین جو کہ تھا سمجھا

بیہوش کیا ہی مجھے جلوے نے تمہارے
اتنی تو خبر ہی کہ خبردار ہون تیرا

بلبل کیطرح شور و فغان کرتی ہین بیخواہ
مین خار نہین یار مین گلزار ہون تیرا

مین بادہ پیا خم وحدت کا ہون ساقی
دی جام محبت مجھے میخوار ہون تیرا

کیا غرض مجھے چھیڑی ہین یہ قاضی و ملا
گر نیک ہون یا بد ہون گنہگار ہون تیرا

ای صاحب غیرت مری جلدی سی خبر لے
بدنام ہوا مین سر بازار ہون تیرا

سو بار اگر پوچھیگا تو کسکا ہی شیدا
تیرا ہون مین تیرا ہی نہین سو بار ہون تیرا

کانٹا سا کھٹکتا ہون رقیبون کے جگر مین
گل ہون مین تیری باغ کا یا خار ہون تیرا

ضامن تری فرقت سو لب جان ہی پیاری
آمل مری عیسی کہ مین بیمار ہون تیرا

مسجود ملائک تو ہی آدم کسکو تو نی سجدہ کیا
بت مین دیکھا کیا ہی تو نے تجھمین تھا خود ذات خدا

خود کیا پردہ ایسا چھایا دل پر تیری اے غافل
پھوٹ گئین جب دل کی آنکھین نظر نہ آیا تجھی ذرا

چارون عناصر تیری اندر پانچون فانی تجھمین نور
جان و جہان سب تجھی دی ہین تجھسے بہتر ہی وہ کیا

چاند سورج تیری خاطر خدا نے بنائے دیے
ابتک تو فی اوسنے بنا جسنے ایسا تجھے کیا

نبی ولی اور غوث و قطب سب قائل ضامن نفس کے ہین
نفس کا بندہ بنا جو کوئی اچھا خاصا بھوت بنا

شمع صفت مین ساری رات در پہ تری خاموش جلا
صبح ہوئی جون شعلہ اٹھا گھر سی جو نکلا بجھ گیا

کھول دین مشکلین سبھی پل مین — اوسکو جیدھر سا شیر نر دیکھا
شکل لیلی ہو لیگیا دل قیس — مثل شیرین سے فتنہ گر دیکھا
ظاہر و باطن اول و آخر — جا بجا اوسکو جلوہ گر دیکھا
کعبہ و دیر مین ملا نہ صنم — اپنے دلمین ہی اوسکا گھر دیکھا
کہین آتش کہین ہر نگ باد — کہین خاک اور آب تر دیکھا
سب کو دیکھے نظر نہ آوے وہ — عقل نے اوسکو جون نظر دیکھا
سن کے عاشق ہوے ہین ہم اوسکے — پاؤن دیکھا نہ اوسکا سر دیکھا

عشق مین اوسکے مر چکا ضامن
ہمنے دیکھا تو یہ مگر دیکھا ؂

ای دل تو کسکی یاد مین دیوانہ بنگیا — اور شوق روے شمع مین پروانہ بنگیا
گھبرا کے جون خیال گریزان ہوا یہ دل — پہلو مین اک رفیق تھا بیگانہ بنگیا
یاد خیال روی بتان رشک چین مین — پہلو ہمارا کیا ہی پریخانہ بنگیا
وحشی خراب حال پریشان و دردمند — فرقت مین یار کی تو مین کیا کیا نہ بنگیا
پیر مغان سی ہمکو ملی ہی شراب عشق — زاہد ہماری خاک کا پیمانہ بنگیا
ای مدعی رقیب تو کیا جانے لطف ہجر — جیسا کہ مین بنا ہون تو ایسا نہ بنگیا
بیت الحرم تھا کعبہ دل خانہ خدا — یا دیر بتان ہند مین بتخانہ بنگیا

ای دل تو کسکی یاد مین دیوانہ بنگیا — اور شوق روے شمع مین پروانہ بنگیا
گھبرا کے جون خیال گریزان ہوا یہ دل — پہلو مین اک رفیق تھا بیگانہ بنگیا
یاد خیال روی بتان رشک چین مین — پہلو ہمارا کیا ہی پریخانہ بنگیا
وحشی خراب حال پریشان و دردمند — فرقت مین یار کی تو مین کیا کیا نہ بنگیا
پیر مغان سی ہمکو ملی ہی شراب عشق — زاہد ہماری خاک کا پیمانہ بنگیا
ای مدعی رقیب تو کیا جانے لطف ہجر — جیسا کہ مین بنا ہون تو ایسا نہ بنگیا
بیت الحرم تھا کعبہ دل خانہ خدا — یا دیر بتان ہند مین بتخانہ بنگیا

قصیدہ از طرف مولف بجناب حضرت مصنف مدظلہ العالی لکے دور الصباح واللیالی

کواخ چرخ پر جبتک نہ انجم کی محفل ہو — خدا چاہی یہ دیوان قوت روح وراحت دل ہو
رہین افلاک قصاں اور مہ وخور کی جا اجمل ہو — یہ گلزار معانی ہے نتیجہ اسکا حاصل ہو
عدو ہاروت اور ماروت سحر اور لعبتی لیلک جا تین — یہ دیوان حسن نہ ہرہ ام اعظم سحر بابل ہو
انگوٹھی کیطرح بدگو کا منہ پھر سی نہ جائے — سیہ روہ ہو یہ شوں ہو دعوی اوسکا باطل ہو
نہ بدبینی سی اپنی بدزبانی کر سکے ہرگز — کری تو اوسکی چشماں اور زبان ناکام عاطل ہو
یہ دیوان آپکا حضرت ہی چشم غور کا طالب — یہ عرفان ہی اگر انسان منصف اور عادل ہو
رکھے اللہ سلامت آپکو طلاب کے سر پر — یہ بندہ بھی تمھاری کفش بردار و نگین داخل ہو
کیا ہی دلسے مینے اسکو جمع طرز رنگین سے — مجھے بھی کاش حاصل انسی ہی جمعیت دل ہو
یہ خاکی جسم کل میرا ابھی اکسیر بن جائے — جو اک جزو نگاہ کیمیا حضرت کا شامل ہو
اوٹھایا فیض عالم نے تمھاری ذات عالی سے — تصدق آپکے دل کامری بھی حل مشکل ہو

دیوان گلدستہ معرفت

تمھاری ذات ہی ابر کرم ای مہر بخشایش — اگر کردد کرم اکدم مین دریا دست ساحل ہو
نگاہ فیض گر ڈالو کسی پہ چشم عرفان سے — اگر ہو جاہل واجہل وہ کامل ہو مکمل ہو
تمھارا سلسلہ اک قربت حق کا وسیلہ ہی — جو ہو اسمین مسلسل حضرت حق اوسپہ نازل ہو

کلام سُفت در تنظیم نبی کریم احمد بی میم رؤف الرحیم احمد مجتبی محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واہلبیتہ واصحابہ اجمعین بعدد کل معلوماتہ الی یوم الدین

غزل فرمود خدا بوصف آن پاک — لولاک لما خلقت الافلاک
عرفان خدا باو ہویدا ✤ — فرمود اگرچہ ما عرفناک
ای ابر کرم بعشق خود کن — چشم گریان وسینہ ام چاک
ہجر تو سموم جانگداز است — وصل تو برای ہاست تریاک
صوفی بہ غم تو سست دل شد — فراش بعشق خویش حالاک

اما بعد فقیر حقیر پر تقصیر عبد عاصی بندۂ ذو المنن محمد ابو الحسن ابن محمد قاسم علی عثمانی
پانی پتی ثم کرانوی کہ یکی از نبیرہ حضرت جلال الدین پانی پتی کاسہ لیسان درویشان
بلکہ خاکپای ایشان ست بخدمت شہسواران مضمار سخن وبکتہ تازان عرصۂ این فن
کہ برخی ازین ذائقہ روحانی حدیث ان من الشعر لحکمۃ حظی وافی وخیلی ازین
مذاق عرفانی خمیر الشعراء تلامیذ الرحمن فیض کافی داشتہ باشند التماس مینماید
خصوصاً بسوی برادران دینی واخوان یقینی خود می گراید چونکہ از مدت مدید و
عرصۂ بعید غزلیات معرفت آیات حضرتنا ومولانا وارشدنا وہادینا
سباح دریای شریعت وسیاح صحرای طریقت واقف رموزہای حقیقت کاشف
مدعای معرفت مسند نشین وسادۂ اولیا جاگزین جادۂ اصفیا عالم العلماء

گفت از زبان خود فروش کمالات معرفت
۱۲۸۲ ہجری

دیوان انتخاب مقالات معرفت
صوفی تخلص یافتہ ز کرامات معرفت

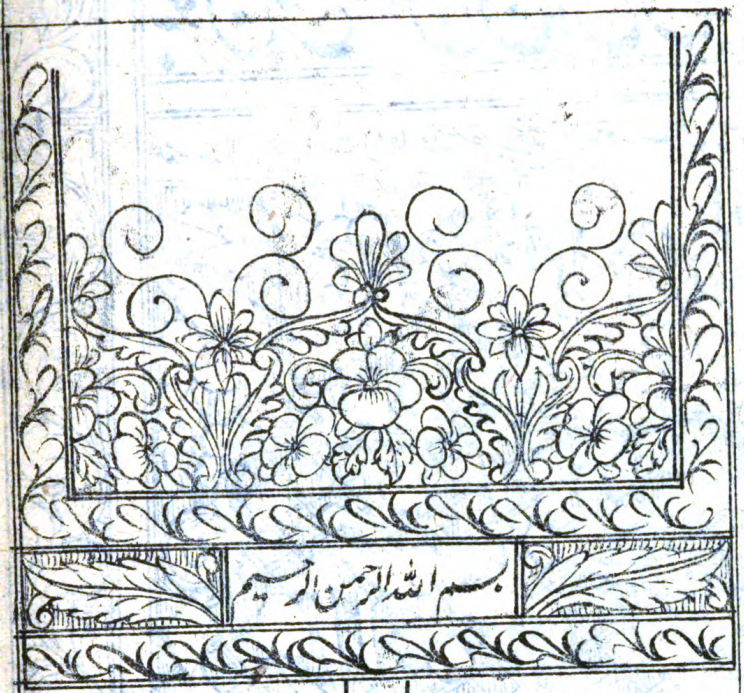
لطف از قلم عبد الغفور
قطعہ تاریخ تالیف این دیوان

کلوی الجلال آبادی عثمانی الدیر
صابری متخلص بہ صوفی وفا پ

استعارات ظاہری پسند
ای برادر اگر تو میخواہی
بین از دیدہ حقیقت بین
معنیش را موز بجانے
بپسند اربد ملوکس را
اگر تو اسرار حق نمیدانے
طرفہ دیوان پر از معانی عشق
فی نویسم کہ ہست لاثانے

ای ابر کرم بعشق خود کن — چشم گریان وسینہ ام چاک
ہجر تو سموم جانگداز است — وصل تو برای ہاست تریاک
صوفی بہ غم تو سست دل شد — فراش بعشق خویش حالاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد بی حد ونعت بی عد مر خدا را سزد
کہ بفیض ہدایت سالکان این مسلک خدا دانی
وبرہنمونی ارشاد مرشدان این مشرب حق یابی
حضرت مرشدی ومولانا ابو الفضل والدینی
سید ضامن علی صاحب عثمانی
وبر فیوضہ علی علوہ اجمعین وظلہ علی
وعلی اولادہ الطاہرین وذوی قربہ الاکرمین
بوسیلۃ الطاہرین اجتباہ اللہ من فیض موہبۃ الاحسان
وجذبۃ الرحمان بشاہراہ الوصول الی الوصول
سرگشتگان وادی ناکامی وانزوا را بمنزل کامگاری وانزہا طرب
ہدایت فرماید وعلی کیفیۃ اعمال سرمدی
بیفزاید ہمیشہ سالکان این مسلک خدا دانی
بمرتبہ کمال صاحب دستگیری باشند
علی جنبۃ الاقبال صاحب دستگیری باشند
بسبیع تمام کمر ہمت بستہ باجتماع عزان
وبا ہوای دل وسخن عالی بر آنچہ ارباب
این شاہ عیست سر بخیالے
کشف رازہای ربانی



بسم الله الرحمن الرحیم

خامه میگوید بآواز صریر — میکنم عرفان معنی را صفیر

گلدسته معرفت نثار بر ذاتیکه آمش نضارت بخش گلزار معنی ست و بخشش عرفان تصدق بر نامی که ذاتش لاثانی و حده لاشریک له شان او ست انا الله واحد فرمان اوست رموز عارفان معرفت کیش نکته ایست از سراج دیوان عرفانش و نکات مضامین خوش آئین شاعران دقائق اندیش ریزه ایست از قانون صدر دیوانش و آوین چیست مضامین پیش ادراک کنه ذات او پاره پاره بسی آواره و مثنویات رنگین نکات

Dhirubhai Thakkar

بعون صناع مکوّن مکان وفضل خلاق زمین وزمان

گلدستۂ تازہ بہار باغستان معارف مصنفہ جلالبخش آئینۂ قلوب اہل باطن است

دیوان ضامن

جلوۂ طبع روشن ضمیر شناس رموز شریعت مصطفوی حضرت ضامن علیصاحبہا بری حیدرآبادی

مطبع منشی نولکشور بہ طبع مزین مقبول جہانیان شد

INSTITUTE

Dīwān-ē-Ḥāmin

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

